Tel. Address:—"Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلی فون نمبر ۶۴۸

سالانہ — ۱۲ — روپیہ
ششماہی — ۶ — ۱۲ — آنہ

جلد ۵ | کلکتہ: چہار شنبہ - ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۳۲ ہجری | نمبر - ۱۹
Calcutta: Wednesday, November 11, 1914.

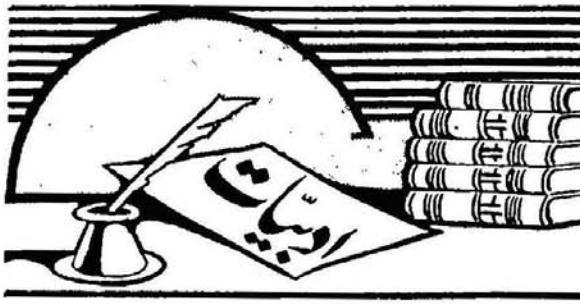

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

مسجد نبوی کی تعمیر

ہجرت کے بعد آپ نے پہلا کیا جو کام * تعمیر سجدہ گاہ خداے انام تھا

* * *

ایک قطعۂ زمیں تھا کہ اس کام کے لیے * واقع میں ہر لحاظ سے موزوں مقام تھا
وہ قطعۂ زمیں تھا یتیموں کی ملک خاص * ہر چند قبرگاہ و گذرگاہ عام تھا
چاہا حضور نے کہ بہ قیمت خرید لیں * اُن کے مربیوں سے کہا جو پیام تھا

* * *

ایتام نے حضور میں آکر یہ عرض کی: * "یہ چیز ہی ہے کیا کہ جو یہ اہتمام تھا؟
یہ ہدیۂ حقیر پذیرا کریں حضور" * اللہ اِس زمین کا یہ احترام تھا!

* * *

لیکن حضور نے نہ گوارا کیا اسے * منت کشی سے آپکو پرہیز تام تھا
احسان ' اور وہ بھی یتیمان زار کا! * بالکل خلاف طبع رسول انام تھا
بارہ ہزار سکۂ رائج عطا کیے * یہ تھا وہ خلق جس سے مخالف بھی رام تھا!

* * *

سامان جو ضرور ہیں تعمیر کے لیے * اب اُنکی فکر ' مشغلۂ صبح و شام تھا
مزدور کی تلاش بھی تھی سنگ وگل کی بھی * از بسکہ جلد بننے کا خاص اہتمام تھا
انصار پاک اور مہاجر تھے جسقدر * مزدور بنگئے کہ خدا کا یہ کام تھا

* * *

اِک اور نفس پاک بھی ان سبکا تھا شریک * جو آب و گل کے شغل میں بھی شاد کام تھا
کندھوں پہ اپنے لاد کے لاتا تھا سنگ و خشت * سینہ غبار خاک سے سب گرد فام تھا
سمجھے کچھہ آپ ' کون تھا انکا شریک حال؟ * یہ خود وجود پاک رسول انام تھا!!
جو وجہ آفرینش افلاک و عرش ہے * جسکا کہ جبرئیل بھی ادنیٰ غلام تھا!!

* * *

صلوا علی النبی و اصحابہ الکرام * اس نظم مختصر کا یہ مسک الختام تھا

(شبلی نعمانی)

بصائر و حکم

فاتح افواج کا داخلہ

ممالک مفتوحہ میں

بہ تقریب ورود افواج المانیہ در لروین و بروسلز و انٹورپ

(۲)

۱۳ - اکتوبر کي اشاعت میں اس مضمون کا پہلا ٹکڑہ شائع هوچکا ہے -

اس حصے میں هم نے صرف اسلام کے فوجي احکام و وصایا اور عہد نبوت کي ابتدائي فتوحات کے چند مناظر دکھلاے تھ - آج هم دیکھنا چاهتے هیں کہ مسلمان فوجوں کا مفتوحہ ممالک میں داخلہ عموماً کن نتائج و عواقب کے ساتھہ نظر آیا ہے -

تمہارے سامنے تمدن قدیم اور تمدن جدید' دونوں کے مناظر موجود هیں - روم و ایران سے بڑھکر تمدن قدیم کا اور کونسا عہد هوگا ؟ لیکن شام و ایران اور کارتھیج میں تم دیکھہ چکے هو کہ روم کا تمدن کس ساز و سامان کے ساتھہ داخل هوا ؟ سکندر نے ایران کا چپہ چپہ جلادیا ' ایرانیوں نے بابل میں داخل هوکر خون کے سیلاب ' لاشوں کے ڈھیر' اور منہدم عمارتوں کے کھنڈر اپنی یادگار چھوڑے' اور ٹیٹس کی فاتح فوج جب یروشلم میں داخل هوئي تو وہ انسانوں کا داخلہ نہ تھا بلکہ جنگل کے درندوں اور اژدھوں کا غول تھا جس نے صرف چیرا اور پھاڑا' اور زندگي اور آبادي کے لیے ایک گوشہ بھي باقي نہ چھوڑا - فجاسوا خلال الدیار' و کان وعداً مفعولا

یہ تمدن قدیم کے سب سے زیادہ ممتاز فرزند تھ' لیکن آج یورپ کے جدید تمدن کا بھي سب سے بڑا گھرانا همارے سامنے ہے - هم نہیں کہہ سکتے کہ اصلیت کیا ہے ؟ مگر خود یورپ همیں یقین دلانا چاهتا ہے کہ بلجیم کے فاتح جب اسکي آبادیوں میں سے گذرے تو لووین کا دار العلم تباہ هوگیا' ریم کے معبد مقدس کي دیواریں گرادي گگیں' بروسلز اور انٹورپ کی آبادي خوف و دهشت سے تھرا گگي' اور وحشت و بربریت کا جو افسانہ ایران کے کھنڈر' بیت المقدس کی دیواریں' کارتھیج کے تودے' اور بابل کي برباد شدہ رونق سناتي تھي' وہ آج کئي هزار برس کے بعد بجنسہ اسي طرح بلجیم کے اندر سني جا سکتي ہے !

چنانچہ جنگ کي یہي وہ حقیقت ثابتہ و محکمہ ہے جسکي طرف قرآن حکیم نے ملکۂ سبا کي زباني اشارہ فرمایا :

ان الملوک اذا دخلوا قریة ' جعلوا اعزة اهلها اذلة و کذالک یفعلون

بادشاهوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ کسي آبادي میں فاتحانہ داخل هوتے هیں تو وهاں کے اهل عزت کو ذلیل و خوار کر دیتے هیں !

لیکن جبکہ تم تمام قدیم اقوام کا مفتوحہ ممالک میں داخلہ دیکھہ چکے هو ' اور جبکہ بیسویں صدي کے عصر تمدن و سلام کي سب سے بڑي قوم کي نسبت بھي جو کچھہ تمھیں سنا یا گیا ہے وہ تمہارے سامنے ہے ' تو آو دیکھیں ' اس قوم کا کیا حال ہے جس سے گو آج دنیا کے مفتوحہ و محکومہ ممالک آباد هیں لیکن کبھي دنیا کے بحر و بر کے بڑے بڑے حصوں پر سے اسکے فاتحانہ سیلاب گذرا کرتے تھ !

اس سلسلے میں گذشتہ صحبت کے بیانات تمہارے ذهن میں محفوظ هیں - تم وہ تمام احکام و وصایا سن چکے هو جو آنحضرة صلی علیہ وسلم نے همیشہ مجاهدین و غزاة اسلام کو دیے' تم نے عہد نبوت کي فاتح افواج و مجاهدین کي اخلاقي حالت بھي دیکھہ لي ہے کہ کس طرح ان میں کا هر فرد عین جنگ کي حالت میں بھي ان احکام کي تعمیل کرتا تھا ' اور ایک ایک مجاهد اخلاق کي وہ عملي طاقت اپنے اندر رکھتا تھا جسکے لیے تیرہ سو برس کي مدني ترقي کے بعد بھی آج سرزمین تمدن تشنۂ و بیقرار ہے ؟ لیکن درحقیقت تلاش و تفحص کے لیے صرف اتنا هي کافي نہیں ہے - اسلام نے جنگ اور خونریزي کي حقیقة معزنہ کے اندر جو عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا ' اسکے نتائج کا ذخیرہ اسقدر کم مایہ نہیں ہے کہ چند گھنٹوں کي صحبت کے بعد ختم هو جاے - اس کا وجود عالم کے لیے رحمت تھا : و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین ! اس لیے یہ ابر رحمت انساني اعمال کے هر گوشے پر برسا اور جنگ کي زمین شور بھي اسکي آبیاري سے امن و سلامتي کے باغوں کي طرح سر سبز و شاداب هو گئي - پس ضرور ہے کہ هماري فکر تفتیش ایک دو قدم آگے بڑھے ' اور اولاً عہد نبوة و عہد صحابہ کے مشہور و مسلمہ واقعات و فتوحات کے اندر نتائج مطلوبہ تلاش کریں -

(خیبر میں مجاهدین اسلام کا داخلہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے روانہ هوکر جب خیبر کے قریب مقام جہاء میں پہونچے تو نماز عصر کا وقت آگیا اور آپ نے نماز پڑھي - وهیں زاد راہ بھي کھولا گیا ' کھانے پینے میں مغرب کا وقت هو گیا ' نماز مغرب سے فارغ هوکر آپ راتوں رات خیبر کي طرف روانہ هوگئے اور کچھہ رات رهے خیبر کے متصل پہونچ گئے - آپ کا عام معمول یہ تھا کہ رات کو کبھی حملہ کي اجازت نہیں دیتے تھ کیونکہ یہ نہایت بزدلي کي بات تھي' اور بے خبري کے عالم میں دشمن کو قتل کردینا اخلاق کي انتہائي موت ہے - چنانچہ آپنے صبح کا انتظار کیا اور نماز کے بعد جنگ شروع هوئي - خیبر ایک نہایت آباد اور شاداب مقام تھا - صحیحین کي روایت کے بموجب اگرچہ وهاں چاندي سونا زیادہ نہ تھا لیکن اسباب و سامان زراعت اور عمدہ عمدہ مویشي اور اونٹ بہت تھ - عام مجاهدین اسلام کو آنحضرة کا شدت احتساب عسکري معلوم تھا ' اسلیے غارتگري کي جرأت نہیں هوتي تھي - عبد اللہ بن مغفل نے ایک توشہ دان اٹھایا مگر آپکي نظر پڑگئي تو فوراً پھینک کر الگ هو گئے - با این همہ آخر میں ایسا هوا کہ بعض لوگ بے قابو هوگئے اور مال و اسباب پر قبضہ کرنا شروع کر دیا -

خیبر کے مفتوحین نے یہ حالت دیکھي تو انکا ایک سردار جو نہایت مغرور اور سرکش تھا ' دوڑتا هوا آیا ' اور ایک سخت گستاخانہ لب و لہجے میں آنحضرة صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے پکارا :

یا محمد ! الکم ان تذبحوا حمرنا و تاکلوا تمرنا و تضربوا نساءنا ؟ (ابود ؤد جلد - ۲ - ص - ۷۶)

کیا تمھیں یہ سزاوار ہے کہ همارے گدھوں کو ذبح کرڈالو ' همارے پھلوں کو کھاجاؤ ' اور هماري عورتوں کو مارو پیٹو ؟

اگر کوئی دنیوي بادشاہ هوتا تو اس گستاخي کا جواب زبان تیغ سے دیتا - لیکن جب آپ کو یہ حال معلوم هوا تو آپ سخت برهم هوے ' اور ابن عوف سے فرمایا کہ گھوڑے پر سوار هوکر منادي

کردو: " جنت صرف مسلمانوں هي کيليے حلال هے - نماز کيليے جمع هوجاؤ " صحابه جمع هوے تو آپ نے پہلے اونکے ساتهه نماز پڑهي - پهر نهايت غصه کے لہجے ميں ايک خطبه ديا جسکا لفظي ترجمه يه هے :

" کيا تم ميں سے کوئي شخص تخت حکومت پر مسند لگاے هوے اور مغرورانه بيٹها هوا يه خيال کرتا هے که صرف وهي چيزيں حرام هيں جنکا ذکر قرآن مجيد ميں هے ؟ (اور قرآن نے مال غنيمت کو حرام نہيں کيا هے ؟) اگر کسيکا يه خيال هے تو وه بالکل غلط هے - خدا کي قسم ' ميں نے بار بار تمکو نصيحت کي ' حکم ديا ' اور بہت سي چيزوں سے روکديا (جن ميں سے ايک غارتگري بهي هے) ميں جن چيزوں کو تم پر حرام کر ديتا هوں وه بهي محرمات قرآنيه هي کي طرح بلکه اوس سے بهي زياده قابل اجتناب هيں - خدا نے تمهارے ليے يه هرگز جائز نہيں کيا که تم بلا اجازت اهل کتاب کے گهر ميں گهس جاؤ ' اونکي عورتوں کو مارو پيٹو ' اور اونکے پهلوں کو کها جاؤ " (۱)

بهر حال خيبر فتح هوا تو يهوديوں نے درخواست کي که هم زراعت کا کام آپ لوگوں سے زياده خوبي کے ساتهه انجام ديسکتے هيں ' اسليے همارى زمين همين کو ديدي جاے اور سال ميں نصف پيداوار هم سے تقسيم کرالي جاے - آنحضرت نے اونکے ساتهه اسي شرط پر مصالحت کرلي اور اسپر عملدرآمد شروع هو گيا - جب پہلي فصل تيار هوئي تو آپ نے حضرت ابن رواحه کو پيداوار کے تقسيم کرانے کيليے بهيجا - وه آے تو تخميناً پيداوار کے دو حصے کر ديے اور ايک حصه خود لے ليا - يهوديوں نے شکايت کي که يه تو بہت هے - اونہوں نے کہا " تو پهر همارا حصه تمهيں لے لو " اس مسامحت اور فياضي سے متاثر هوکر تمام يهودي پکار اوٹهے :

هذا هوالحق و به تقوم	اسيکا نام انصاف هے ' اور آسمان و زمين
السماء والارض (۲)	اسی انصاف سے قائم هيں !

(مجاهدين اسلام کا داخله مکه ميں)

اسلام نے هر چيز کي بتدريج اصلاح کی هے - شراب بتدريج حرام هوئي ' نمازوں ميں بتدريج تغيرات کيے گئے ' عرب کي قديم جنگجو فطرت کي اصلاح بهي اسي اصول پر هوئي - غارتگري عرب کا عام شعار تها اور صحابه بهي دفعتاً اس قديم عادت کو نہيں چهوڑ سکتے تهے - آنحضرت نے مختلف موقعوں پر مختلف طريقوں سے اس طريقه کا انسداد کيا ' ليکن اب غزوهٔ خيبر ميں اسکي تکميل هوگئي - غزوهٔ خيبر کے بعد فتح مکه کا مرحله پيش آيا تو اسلام کي تربيت يافته فوج اپنے قديم آبائي گهر ميں اس سکون و اطمينان کے ساتهه داخل هوئي که تمام عرب کو نظر آگيا که اسلام نے عرب کي فطرت اصليه بالکل بدل دی هے : هوالذی بعث فی الاميين رسولاً منهم يتلو عليهم آياته ويزکيهم ويعلمهم الکتاب والحکمه و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبين !

آنحضرت نے فتح مکه کي تياريان شروع کيں تو حسن اتفاق سے پہلے هي منزل پر بطور فال رحمت کے رفق و ملاطفت کے اظهار کا موقع پيش آگيا - حاطب ايک بدري صحابي تهے جنهوں نے خفيه طور پر قريش کو ايک خط لکها تها اور اسلامي تياريوں کي خبر ديدي تهي - اونکا خط راستے هي ميں پکڑ ليا گيا اور آنحضرت نے اون سے پوچها که کيا معامله هے ؟ اونهوں نے کہا :

" ابهی مجهے سزا دينے ميں جلدي نه کيجيے ' اصلي واقعه سن ليجيے - ميں قبيله قريش سے کوئي خانداني تعلق نہيں رکهتا - صرف انکا حليف هوں ' ليکن بہت سے مهاجرين اونکے ساتهه خانداني تعلقات بهي رکهتے هيں جنکي وجه سے اپنے بال بچوں کي حفاظت کر سکتے هيں - ميں نے چاها که قريش پر ايک احسان کردوں جسکے صلے ميں شايد ميں بهي اسي قسم کي محافظت کا مستحق هو جاؤں - ميرا قصور صرف اتنا هي هے - ورنه ميں مرتد نہيں هوا هوں "

حضرت عمر رضی الله عنه اس پر اسقدر برهم هوے که آنحضرت سے اونکي گردن اوڑا دينے کي اجازت چاهی ' ليکن آنحضرت نے شرکت بدر کي فضيلت کي بنا پر اونهيں بالکل معاف کرديا ! (۱)

اس اولين واقعه هي سے اندازه کيا جا سکتا هے که اسلام کا سلوک ان لوگوں کے ساتهه کيسا تها جنکي وجه سے اسکے مقاصد کو سخت سے سخت نقصانات پہنچ سکتے تهے يا پہنچ چکے تهے ؟ حاطب بن بلتعه نے يقيناً بغير کسي مخالفانه قصد کے يه کارروائي کي هوگي ' ليکن نيت کي صفائي اس نقصان عظيم کی کيا تلافي کرسکتي تهی جو اس خط کے پہنچنے سے اسلامی فوج پر وارد هوسکتا تها ؟ جنگ کی حالت ميں آج بڑي سے بڑي متمدن قوم بهی جو کچهه کررهی هے وه همارے سامنے هے - فوجي رازوں کا افشاء کرنا اور جنگ کي حالت ميں دشمن سے خط و کتابت کرنا ايک ايسا جرم هے جسکي سزا موت کے سوا اور کچهه نہيں هے - با ايں همه وجوه مقدس حضرة رحمة للعالمين جو رحمت و رافت ليکر دنيا ميں ظاهر هوا تها ' اسکے آگے انساني معاصي و جرائم کے بڑے بڑے سمندر بهی چند قطره هاے آب سے زياده حقيقت نہيں رکهتے تهے - اسکے نظائر اگر تم سننا چاهو تو ساري عمر اسی تذکره ميں بسر هوسکتي هے ' اور حاطب بن بلتعه کي معافي اس بحر رحمت کا ايک ذره کرم هے :

دفتر تمام گشت و به پاياں رسيد عمر
ما همچناں در اول وصف تو مانده ايم

چنانچه سوره ممتحنه کا شان نزول يہی واقعه هے - حاطب بن بلتعه کا قصور معاف کر ديا گيا ليکن ساتهه هي آئنده کيليے حکم الهي نازل هوا که جنگ کي حالت ميں جو مسلمان دشمنوں سے تعلق رکهيگا ' وه الله کے نزديک انهي ميں سے سمجها جائيگا :

يا ايها الذين آمنوا !	مسلمانو ! الله کے اور مسلمانوں کے
لا تتخذوا عدوی وعدوکم	دشمنوں کو اپنا ايسا دوست نه بناؤ که
اولياء تلقون اليهم	انکے ساتهه محبت و اعانت کے ساتهه
بالمودة و قد کفروا بما	پيش آنے لگو - حالانکه جو سچائي الله نے
جاء کم من الحق	تمهاري طرف بهيجی هے وه اس سے
(۶۰ : ۱)	انکار کرچکے هيں اور اسکے دشمن هيں -

اور اسکے بعد مسلمانوں کو دين حنيفی کے اولين داعي حضرة ابراهيم خليل علی نبينا و عليه الصلواة والسلام اور انکے متبعين کے اسوهٔ حسنه کي پيروي کي تلقين کي هے :

قد کانت لکم اسوة	" مسلمانو ! حضرة ابراهيم اور انکے
حسنة في ابراهيم	ساتهيوں کي زندگي ميں تمهارے ليے
والذين معه ' اذ قال	خدا پرستي اور حق دوستي کا بہترين
لقومهم انا برآؤا منکم	نمونه موجود هے جبکه انهوں نے اپني
و مما تعبدون من دون	قوم سے کهديا که اب هميں تم سے اور
الله ' کفرنا بکم و بدا	تمهارے ان معبودان باطل سے جنهيں
بيننا و بينکم العداوة	تم پوجتے هو ' کوئي سروکار نہيں - هم
و البغضاء ابدا حتی	تمهارے کاموں سے بالکل انکار کرتے هيں -
تومنوا بالله وحده	ابتو هم ميں اور تم ميں هميشه کيليے
(۶۰ : ۴)	دشمني اور عداوت هوگئی - تا آنکه

تم خداے واحد پر ايمان لاؤ اور حق کے آگے سر جهکادو ! "

[۱] ابو داؤد جلد ۲ ص ۷۹ کتاب الخراج والا مارة
(۲) ابو داؤد جلد ۲ ص ۱۲۸

(۱) بخاري جزو ۵ ص ۱۴۵

آنعضرت صلی الله علیه وسلم نے فتح مکه کیلیے رمضان المبارک کا زمانه منتخب کیا جو اظہار تقوی وخشیت الہي کا بہترین مظہر ہو سکتا تھا - تمام عرب ایمان لانے کیلیے صرف فتح مکه کا انتظار کر رہا تھا ' اسلیے آپ نے نہایت اہتمام کے ساتھه تیاري کي - دس ہزار فوج کا اجتماع ہوا اور مدینه سے بھوک اور پیاس کے عالم میں اوس نے مکه کا رخ کیا - جب تمام فوج به مقام عفان پہونچي تو آنعضرت نے روزہ توڑنے کا حکم دیا -

قریش مکه کو خبر ہوئي تو ابو سفیان بن حرب' حکیم بن حزام' اور بدیل بن ورقاء حالات دریافت کرنے کے لیے آگے بڑھے - جب مقام مر الظہران میں پہونچے تو انکو بھڑکتي ہوئي آگ کے شعلے نظر آئے - ابو سفیان نے کہا : " یه تو عرفه کی آگ معلوم ہوتی ہے " بدیل بن ورقانے جواب دیا که " یه آگ قبیله بنو عمرو نے متفرق مقامات پر جلائی ہوگي " لیکن ابو سفیان نے نه مانا اور اسي حیص بیص میں تھے که مسلمانوں کي ایک جماعت آ پہنچي اور ان تمام سرداران قریش کو گرفتار کرکے آنعضرة صلی الله علیه وسلم کے سامنے لے گئي - اس طرح یکایک وعدۂ فتح الہي پورا ہوگیا !

آنعضرت مکه کي طرف بڑھے تو اپنے چچا عباس سے فرمایا که ابو سفیان کو اسلامي لشکر کے جاہ و جلال کا منظر دکھاو ! فوج روانه ہوئي تو ہر قبیله کا دسته الگ الگ آنعضرت کے ساتھه چلتا تھا - ابو سفیان کے سامنے سے ایک دسته گذرا تو اس نے حضرت عباس سے پوچھا : یه کون سا قبیله ہے ؟ اونہوں نے غفار کا نام لیا تو ابو سفیان نے کہا " مجھے ان سے کچھه مطلب نہیں " اسي طرح جہینه سعد بن ہذیم اور سلیم وغیرہ کے قبائل سامنے سے گذرے لیکن وہ بالکل مرعوب نه ہوا - اس کے بعد ایک عظیم الشان فوج سامنے آئي جسمیں بالکل نئے لوگ اور نئے انداز سے چلنے والے مجاهدین تھے - ابو سفیان پر پہلي مرتبه تعجب اور دہشت طاري ہوئي اور حضرة عباس سے پوچھا که یه لوگ کہانکے ہیں اور کس قبیله سے آئے ہیں ؟ حضرت عباس نے جواب دیا : " یه مدینه کے انصار ہیں " فسوف یاتي الله بقوم یحبهم و یحبونهم !!

سعد بن عباده نے ابو سفیان کي مرعوبیت دیکھه کر طنزا کہا " آج ہي لڑائي کا اصلي دن ہے ' اور آج ہي خانه کعبه لوٹا جائیگا "

اس کے بعد ایک چھوٹا سا دسته گذرا جس میں خود آنعضرت صلی الله علیه وسلم تھے - آپ کا جھنڈا زبیر بن عوام کے ہاتھه میں تھا - جب آنعضرت ابو سفیان کے پاس آے تو اسنے سعد بن عباده کے دل شکن فقرے آپکو سنائے - آپنے فرمایا :

" سعد نے بالکل غلط کہا ' آج تو خانه کعبه کی چھني ہوئي عزت از سر نو واپس دلائي جائیگي - آج اسپر غلاف چڑھایا جائیگا - آجکا دن لوٹنے کا نہیں بلکه لٹے ہوے کو امن دلانے کا دن ہے !! "

یه کہکر آپ سورہ فتح پڑھتے ہوے آگے بڑھے اور مقام حجون میں جھنڈا نصب کرنے کا حکم دیا (١) اور چاروں طرف سے مکه کا محاصرہ کر لیا گیا - خالد بن ولید نے دہني طرف سے اور زبیر بن عوام نے بائیں طرف سے حمله کیا - حضرت ابو عبیدہ پیادہ فوج کو لیکر الگ حمله آور ہوے تھے -

اب مکه ہر طرف سے گھرا ہوا تھا اور مجاهدین اسلام کے سامنے جو شخص آتا تھا فوراً ته تیغ کردیا جاتا تھا - خود اسلامي فوج بالکل محفوظ تھي - صرف خالد کي فوج کے دو شخص شہید ہوے (٢) لیکن قریش کے پر غرور سروں کا ایک تودہ بن گیا تھا - یہاں تک که ابو سفیان چیخ اوٹھا :

[١] بخاري جز و ٥ ص ١٣٦

[٢] بخاري جزو ٥ - ص - ١٣٧ -

ابیحست خضراء قریش	قریش کا سر سبز باغ بالکل اجاڑ دیا
لا قریش بعد الیوم !	گیا - آج قریش کا خاتمه ہے !

اس پر حسرت اور مایوسانه فقرے پر جو اسلام کے سب سے بڑے مغرور دشمن کي نامراد زبان سے نکلا تھا ' رحمت کونین کے دریاے کرم نے جوش مارا اور آپنے امان عام کا حکم دیدیا :

من دخل دار ابي	جو شخص ابو سفیان کے گھر میں
سفیان فهو امن	چھپ جاے اسکے لیے امان ہے '
ومن القی السلاح فهو	جو شخص ہتیار ڈالدے اسکے لیے
امن و من اغلق بابه	امان ہے ' جو شخص اپنا دروازہ بند
فهو امن !	کرلے اسکے لیے بھی امان ہے -

اس فیاضانه حکم سے انصار کے دل میں بدگمانی پیدا ہوئي - اونہوں نے کہنا شروع کیا که " آخر آپ کو اپنے قبیله پر رحم آ ہي گیا " آپ کو اسکی خبر ہوئي تو سب کو بلاکر فرمایا :

"میں خدا کا ایک بندہ اور اوسکا رسول ہوں - میں نے خدا کے بعد تمہاري طرف ہجرت کي ہے - میري موت تمہاري موت اور میري زندگی تمہاري زندگی ہے ' تم نے جو بدگمانی کی وہ سچ ہے ' لیکن تم معذور بھي تھے "

یه صحیح مسلم کی روایت ہے (١) لیکن ابوداؤد میں ہے که جب آنعضرت مقام ظہران میں پہونچے تو اسلامي لشکر کے جوش و خروش کو دیکھکر حضرت عباس کے دل میں خیال پیدا ہوا - اگر قریش نے آپ سے امان طلب نه کی تو سب کے سب ہلاک ہو جائینگے - اس خیال سے وہ خچر پر سوار ہوکر آگے بڑھے که اگر کوئي شخص مل جاے تو اہل مکه کو امان طلبي پر آمادہ کریں - راسته میں ابو سفیان اور بدیل بن ورقاء مل گئے - حضرة عباس انہیں اپنے ساتھه لے آئے - دوسرے دن آنعضرت کي خدمت میں حاضر ہوکر ابو سفیان کو پیش کیا جو فوراً اسلام لے آیا اور حضرت عباس نے اس موقعه سے فائدہ اوٹھاکر آپ کی خدمت میں عرض کیا که ابو سفیان اس موقع پر یه فخر حاصل کرنا چاہتا ہے که اسکے گھر کو دار الامن بنادیا جاے - آنعضرت نے اس درخواست کو منظور فرما لیا ' بلکه امن عام کا حکم دیدیا :

من دخل دار ابي سفیان	جو شخص ابو سفیان کے گھر میں پناہ لے
فهو آمن ' و من اغلق	اوسکے لیے امن ہے ' جو شخص اپنا دروازہ
علیه داره فهو آمن ' ومن	بند کرلے اوسکے لیے امن ہے ' اور جو
دخل المسجد فهو آمن	شخص مسجد میں پناہ لے اوسکے لیے
	بھي امن ہے !

چنانچه اس امن سے اہل مکه نے پورا فائدہ اوٹھایا :

فتفرق الناس الی دورهم	جب رن پڑا تو لوگ پناہ لینے کیلیے
و الی المسجد (٢)	مسجد میں اور اپنے اپنے گھروں میں
	گھس گئے -

تمام سرداران قریش نے خانه کعبه کے دامن میں پناہ لي تھي - (٣)

حضرت ام ہاني نے ایک مشرک کو پناہ دي اور آنعضرت سے اسکا تذکرہ کیا - آپنے فرمایا که کسي ایک شخص کي تخصیص نہیں ' تمنے جس کسي کو بھي پناہ دي ہے وہ ہمارے امان میں داخل ہوگیا - غرض آپ کے عفو وکرم نے تمام مکه کو اپنے دامن میں چھپا لیا اور عین حالت جنگ میں بھی کسی نے کسي کے مال و اسباب کو ہاتھه تک نہیں لگایا - ابوداؤد میں ہے :

[١] مسلم جلد ٢ - ص - ٨٦ - کتاب الجهاد

[٢] ابو داؤد جلد - ٢ - ص - ٧١ - کتاب الجهاد -

[٣] ابو داود جلد - ٢ ص - ٧٢ - کتاب الجهاد

عن وهب - قال سالت جابرا هل غنموا يوم الفتح شيا ؟ قال لا (۱)

وهب کہتے هیں که میں نے جابر سے پوچھا که کیا صحابه نے فتح مکه کے دن کوئي چیز بطور مال غنیمت لوتي تهي ؟ اونہوں نے کہا " نہیں "

البته آنحضرت نے خود اپنے دست مبارک سے عرب کي تمام یادگار هاے ضلالت کو برباد کردیا :

دخل النبي صلی الله علیه وسلم مکة یوم الفتح و حول البیت ستون وثلثما ئة نصب - فجعل یطعنها بعود في یده ویقول جاء الحق وزهق الباطل - (۲)

آنحضرت جب فتح مکه کے دن مکه میں داخل هوے تو اوسوقت خانه کعبه میں ۳۶۰ بت نصب تھے ' آپ ایک لکڑي یعنی کمان سے اونکو ٹھکراتے جاتے اور یه آیت پڑھتے جاتے که حق آیا اور باطل کو شکست هوئي !

لما قدم مکة ابی ان یدخل البیت وفیه الالهة فامر بها فا خرجت فاخرج صورة ابراهیم و اسمعیل وفي ایدیهما الازلام- فقال قاتلهم الله لقد علموا ما استقما بها قط - ثم دخل البیت فکبر في نواحي البیت (۳)

جب آپ مکه میں آے تو خانه کعبه میں اوسوقت تک داخل هونا گوارا نہیں کیا جب تک که اوس میں بت موجود تھے - آپ کے حکم سے وہ نکالے گئے تو ان میں حضرت ابراهیم و حضرت اسمعیل علیهما السلام کے مجسمے بھي تھے اور اونکے هاتھوں میں جوے کے تیر تھمادیے گئے تھے ' آپ نے اونکو دیکھکر کہا : خدا کفار کو هلاک کرے - وہ خوب جانتے تھے که ان دونوں پیغمبروں نے کبھی جوا نہیں کھیلا - پھر آپ خانه کعبه میں داخل هوے اور اوسکے تمام گوشوں میں تکبیر کا نعرہ بلند فرمایا !

---

۱ ابو داود جلد - ۲ - ص - ۲۴ - کتا الجهاد
۲ ابو داود جلد - ۲ - ص - ۷۲ - کتاب الجهاد
۳ بخاري جزو - ۵ - ص ۱۴۸ -

درخواست اعانت

میں ایک غریب و مسکین طالب العلم علاقۂ سوات بنیر کا باشندہ ' اور عشق علم و دین میں یہاں آیا هوا هوں - بمشکل اخراجات تعلیم کا انتظام کر سکا هوں اور جو کچھه حالت آجکل طلباے علوم عربیه کي هے وہ محتاج تشریح نہیں - ایسي حالت میں کیا کوئي صاحب دل بزرگ قارئین عظام الهلال میں سے میرے حال زار پر توجه فرمائینگے اور الهلال جاري کرا دینگے ؟

بر کریماں کارها دشوار نیست !

میں نے ادارۂ الهلال سے خط و کتابت کي - معلوم هوا که دفتر الهلال کي جانب سے علما و طلبا و ایمۂ مساجد وغیرہ کے نام صدها پرچے مفت جاري هیں اور اب مزید اجراء کي دفتر طاقت نہیں رکھتا - مجبور هوکر ننگ سوال کو گوارہ کرتا هوں - (انکا نام اور پته ادارۂ الهلال میں محفوظ هے)

تاریخ و عبر

اهل عرب کي ترقی کا راز

عهد نبوت اور عهد صحابه میں عرب کے قواے علمیه کا ظهور اور اوسکے فلسفیانه علل و اسباب

(تمهید)

جرمني کي ترقي کا متحرک افق آپ کے سامنے هے - وہ نهایت سریع السیر حرکت کے ساتھه آگے بڑھتا چلا جاتا هے اور آپ کا تار نگاہ اوسکي سرعت رفتار کے ساتھه مربوط هوگیا هے - ترقي کي رو جسقدر اوسکو آگے بڑھاتي هے' اسي قدر آپ کا تار نظر بھي تنتا هوا چلا جاتا هے -

لیکن آپ کي جولاني نگاہ کیلیے ایک اس سے زیادہ وسیع اور غیر محدود فضاء بھی مل سکتي هے جس میں روحانیت کی جلوہ افروزیوں نے گونا گوں خوارق اور بوقلموں عجائب کا ایک عجیب و غریب منظر قائم کردیا هے - اس میں آپ صرف عرب هي کی کامیابي کا پرتو نہیں دیکھیں گے بلکه آپ کي عجیب و غریب جرمني بھي اسیکی ایک شعاع منعکس هے - آپ جرمني کي اختراع و ایجاد کے آگے محو حیرت هوے جاتے هیں' لیکن اوس عظیم الشان طاقت کو نہیں دیکھتے' جس نے عرب کو پیدا کیا ' عجم کو زندہ کیا' اندلس کو مرغزار بنایا' بغداد میں علم و حکمت کا دریا بہایا ' اور اس آخري دور میں جب آپ نے اوس سے منهه پھیر لیا تو اوس نے جرمني کے حدود میں اپنے فیض عام کی نمایش کي ؟

جرمني کو صرف مادہ هي نے جرمني نہیں بنایا هے - اخلاقي اور قدرتي قوانین کي روح بھي اوسکے اندر خاموش عمل کررهي هے - عرب کو بے شبهه ایک روحاني طاقت نے عرب بنایا' لیکن عرب هي کا مادہ اس غیر معمولي روح کا متحمل بھی هوسکتا تها ' اسلیے عمارت اگرچه روحاني هے ' لیکن سطح بهر حال مادي هے -

آپ عرب کے سلسلۂ ترقی سے اسلام یا پیغمبر اسلام کے روحاني اثر کو سر دست بالکل الگ کردیجیے - صرف عرب کے قدرتي مناظر کو پیش نظر رکھیے - پہلے آپ صحراے عرب کے وسیع اور چمکنے والے ریگستانوں پر نظر ڈالیے - اگر اسکا قدرتي اثر انسان کے اخلاق و عادات پر پڑ سکتا هے تو سب سے پہلے نور ایمان کے اون ذروں کو ڈھونڈھیے جو اس چمکنے والے بالو کے اندر اپنا پرتو دکھا رهے تھے - عرب کا یه قیمتي خزانه اونکے اندر محفوظ رہ سکتا تها یا نہیں ؟ آپ ایک قدم اور آگے بڑھکر عرب کے نقش قدم کي اوس حرکت کو دیکھیے جو چند هي دنوں میں تمام دنیا کو محیط هوگئی - قدرتي طور پر اس متحرک سطح پر پھیل سکتي تھي یا نہیں ؟ اب آپ نگاہ کو کسي قدر اور بلند کیجیے' اور عرب کے اوس کوهستاني سلسله پر نظر ڈالیے جسکي عظمت و بلندي کے فخر و غرور میں عرب کا ایک مغرور شاعر پکار اوٹھا تها :

لنا جبل یحتله من نجیره
منیف یرد الطرف وهو کلیل

هم اوس بلند پہاڑ پر رهتے هیں جسکی بلندي سے نگاہ تھک تھک کے گر پڑتي هے' اور اوسپر وهي شخص قیام گزین هوسکتا هے جسکو هم پناہ اور اجازت دیتے هیں -

رسا اصله تحت الثری ' و سمایه
الی النجم فرع لا ینـال طویل

اوسکي بنیاد زمین کے طبقه آخریں میں قائم ھے اور اوسکی لمبي اور نا ممکن الحصول چوٹی کا ارتفاع ثریا تـک پهونچگیا ھے -

ایسي پهاڑیوں کي قطاریں بلند نظري' عزم و استقلال' متانت و پختگی اخلاق' استواري قول و قرار' پیدا کرسکتی تهیں یا نہیں ؟

اب آپ اپنی نظر کو اور اونچا کیجیے اور عرب کي اوس فضاے جولیه کا مطالعه کیجیے جسکي هواے گرم کا کره همیشه ایک آتشکده تیار رکهتا تها - وه رگوں میں گرم خون' اور خون میں سپاهیانه گرم رفتاري پیدا کرسکتا تها یا نہیں ؟ اب آپ عرب کی ترقي کے فلسیفانه علل و اسباب کي تلاش میں اس فضاے بسیط سے اور آگے بڑھیے' اور ایک نئے آسمان کو دیکھیے جسکو ابر کي چادر کبھی نصیب نه هوئي ' جسکا آفتاب همیشه بے نقاب رها ' جسکا ماهتاب کبهي بهي شب هاله کي آغوش میں آرام کي نیند نہیں سویا ' آپ ان بے پرده مناظر کو دیکھیے اور فیصله کیجیے که وه قلب صافي' ذهن روشن ' اور دماغ مستنیر پیدا کرسکتے تھے یا نہیں ؟

عرب کے کوه و بیابان ' آفتاب و ماهتاب ' ریگ و سراب کا قدرتي اثر صرف زمانه جاهلیت هي کے واقعات سے ظاهر هو سکتا ھے - خوش قسمتي سے عرب کے قدیم لٹریچر کي زبان خاموش نہیں ھے - وه ان اخلاق فاضله کي بکثرت مثالیں پیش کرسکتا ھے جس نے آج جرمنی کے جغرافیانه حدود میں نشو و نما حاصل کي ھے - اعتماد علی النفس اور عزم و استقلال کا نمونه ایک وحشي بدو ایک متمدن جرمن سے اعلی تر قائم کر سکتا تها :

اذاهم القـي بیـن عینیه عزمه
و نکب عن ذکر العواقب جانبا

ایک صاحب عزم شخص جب عزم کرتا ھے تو صرف اوسیکو سامنے رکھتا ھے ' باقي رهي یه بحث که اوسکے انجام و نتائج کیا هونگے ؟ تو اوس سے وه بالکل منهه موڑ لیتا ھے -

ولم یستشر في رایه غیـر نفسـه
و لم یرض الا قائم السیف صاحبا

بجز اپني ذات کے اپنے معاملات میں کسي سے مشوره نہیں لینا' اور بجز تلوار کے قبضے کے کسیکو اپنا رفیق نه بنانا -

اعتماد علی النفس اور تعاون باهمي کا سب سے بڑا ذریعه تکثیر نسل اور افزایش اولاد ھے ' جرمني کے متعلق سب سے بڑي بات آج یه کہي جاتي ھے که اسکي نسلي ترقي بے انتها ھے - مگر هر جاهلي عرب اپنے قبیله کی کثرت پر ناز کرتا تها :

ابی لهـم ان یعرفوا الضیم انهم
بنو ناتق کانت کثیرا عیالهـا

وه لوگ اس غرور سے ذلت نہیں برداشت کرتے که وه ایک بہت جننے والي ماں کي اولاد هیں ' اور وه هر مصیبت میں ایک دوسرے کے شریک هو جاتے هیں -

لیکن اس اعتماد علی النفس اور اس غرور و نخوت کے ساتهه هر عرب شخصاً اپنے آپکو حقیر بهي سمجھتا تها اور جماعت و قوم کے آگے اپنے استقلال راے کو بالکل بهول جاتا تها :

فلما عصوني کنت منهم و قد اري
غوایتهـم و اننـي غیـر مهتـد

جب اونلوگوں نے میرا کہنا نه مانا تو میں خود اونکي راہ کا پابند هوگیا ' اگرچه مجهے اونکی گمراهي صاف صاف نظر آتي تهي اور میں سمجھتا تها که میں اب صحیح راسته پر نہیں چلتا -

وهل انا الا من غزیة ان غوت
غویت و ان ترشد غزیة ارشد

لیکن میں تو قبیله غزیه میں داخل هوں ' اگر وه گمراه هوگیا تو مجهکو بهي گمراه هوجانا چاهیے - اور اگر اوس نے راه پائی تو میں بهي راه پالونگا - (یعني میري راے میري جماعت کے ساتهه ھے)

یہي اخلاقي ایثار نفس تها جسنے اهل عرب کي گردن کو ایک بلند تر طاقت کے سامنے جهکا دیا تها ' اور وه طاقت همیشه قائم رکھي جاتي تهي :

اذا سید منـا خلا قام سید قؤول لما قال الکرام فعول

جب همارا کوئي لیڈر مرجاتا ھے ' تو اوسکي جگه دوسرا سردار کهڑا هوجاتا ھے ' ایسا سردار جو شرفاء کے قول و فعل کا مجموعه هوتا ھے - یعني جسکا قول هي اوسکا فعل هوتا ھے !

جرمني کے ترقی کے سلسلـه کي ایک ایک کڑي عـرب میں موجود تهي' صرف اس جال کو تمام دنیا میں پهیلا دینا تها' لیکن اوسوقت دنیا کي سطح سخت ناهموار تهي' راستے نهایت دشوار گذار اور پیچیده تھے' منزل پر هرجگه نشیب و فراز نظر آتے تھے' اسلیے جب تک دنیا کي سطح همورا نه کرلی جاتي ' اسکے سرے پهیلاے نہیں جا سکتے تھے - سب سے بڑا کام خود عرب هي میں ان کڑیوں کو باهم جوڑنا تها ' اور یه بغیر کسی عظیم الشان انقلاب کے ناممکن تها -

لیکن اس انقلاب کی تلاش میں همکو آفتاب و ماهتاب' اور آسمان و زمین کي سطح سے نگاه هٹالیني چاهیے - همکو اوسکي جستجو میں عرب کے ریگستانوں میں آواره گردي نہیں کرني چاهیے' همکو اوسکے تفحص میں عرب کے کوهستانی سلسلے سے سر ٹکرانا نہیں چاهیے' بلکه اس حقیقت کو ایک تیره و تاریک غار (غار حراء) میں ڈهونڈهنا چاهیے جو خود تو تمام دنیا سے الگ تها لیکن تمام دنیا کو ایک کرنا چاهتا تها - وه خود تیره و تاریک تها لیکن تمام دنیا میں روشني پهیلانا چاهتا تها - وه خود نهایت پیچدار تها' لیکن تمام دنیا کا بل نکالنا چاهتا تها ! انا ارسلناک شاهداً و مبشرا و نذیرا و داعیا الی الله باذنه و سراجا منیرا !

ایجنٹوں کیلئے کمیشن

هفته وار الهـــلال کي ایجنسي نهایت معقول ھے

درخواست میں

جلدي کیجیے - دعوة حق کے اعلان اور

هـدایت اسلامي

کی تبلیغ سے بڑهکر آج کوئی مجاهده دیني نہیں ھے -

اسپر نفع مالی مستزاد !

پریس بیوریو لنڈن

(یعني وہ سرکاري محکمہ جو زمانۂ جنگ میں خبروں کے احتساب اور اعلان کیلیے قائم کیا گیا ہے)

(قلم احتساب و اطلاع)

مقتبس از ٹي - پي ویکلي

" وسٹمنیسٹر " کو جاتے ہوے " چیرنگ کراس " کے دہنی جانب تین کھڑکیاں ملتي ہیں جنکي وضع اپنے لسان حال سے کہتي ہے کہ یہ کسي دکان کي کھڑکیاں ہیں - ان میں سے پہلي دونوں کھڑکیوں کے وسط میں ایک دروازہ ہے جو آجکل شب و روز کھلا رہتا ہے -

لندن میں ایک راہگیر کے لیے یہ عمارت کوئي اپنے اندر جلب نظر اور عطف توجہ کي کوئي خاص قوت نہیں رکھتي - کیونکہ وہ کتنے ہي نمونے اس سے زیادہ خوشنما ' زیادہ پر شوکت اور زیادہ صنعتکار دیکھتا رہتا ہے - یہي وجہ ہے کہ جب وہ عام طور پر ادھر سے گذرتا ہے تو بغیر کسي خاص توجہ کے اپنے خیالات میں مستغرق چلا جاتا ہے :

چوں سیہ چشم کہ بر سرمہ فروشاں گذرد !

لیکن اب اس " خون اور لوہے " کے عہد نے اس عمارت پر کچھہ ایسا جادو کردیا ہے کہ ایک جامد اور سرد جذبات شخص بھي جب اس طرف سے نکلتا ہے تو شاعرانہ جذبات کے عالم میں ایک نظر اس پر ضرور ڈال لیتا ہے - یہ طلسم سحر کسي حروف کش کے مو قلم کي چند کششیں ہیں جو انگریزي رسم الخط کے قاعدہ سے " ایڈ میرلٹي اینڈ وار آفس نیوز بیوریو " (قلم اطلاعات نظارت بحریہ) پڑھي جاتي ہیں !

یوں تو ہر سرکاري دفتر کے دروازہ پر " نو ایڈ میشن " (اندر آنے کی اجازت نہیں) کي تختي لگی رہتي ہے جو غیر متعلق آنے والوں کو روکتي ہے لیکن یہ پیکر ممانعت جو اس دروازہ پر متعین ہوتا ہے' اسکي ممانعت کي قلمرو ضرورت اور عدم ضرورت' دونوں پر مشتمل ہے ' اور ان چند مخصوص اشخاص کے علاوہ جو اسٹاف کے ممبر ہیں اور کسي شخص کو اندر قدم رکھنے نہیں دیتي !

یہ اپنے اداے فرض میں نہایت متشدد ' بیدار ' اور ہمہ وقت مستعد ہوتا ہے - اس کا دل نہ کبھی بڑے سے بڑے شخص کے جاہ و جلال سے مرعوب ہوتا ہے ' نہ کسي ضعیفہ کے اضطرار و اضطراب پر پسیجتا ہے' اور نہ ہي کسي جمیل و دلربا لیڈي کي شیریں آوازي سے مسحور ہوتا ہے - گویا اسکے پہلو میں دل کے بدلے ایک پتھر ہے جس پر یہ سب کیفیتیں گزر جاتي ہیں مگر کوئي اثر نہیں کرتیں' ہر اندر آنے کي اجازت لینے والے کے لیے اسکے پاس صرف ایک ہي جواب ہوتا ہے - یعني " نہیں " !

قدیم افسانوں کے طلسمخانے کي طرح اس ممنوع الدخول مقام میں ایک جماعت کام کرتي رہتي ہے جسکے قلم ہروقت ترمیم و تنسیخ اور حذف و اضافہ میں مصروف رہتے ہیں - اسي جماعت کو " پریس بیوریو " کہتے ہیں ' اور اسي کے افسر اعلی مسٹر ایف اي اسمتھہ ہیں جنہوں نے حال میں واقعہ ٹائمز کے متعلق مسٹر ایسکویتھہ کي زبان میں " افسوسناک استثناء " کي ذمہ داري اپنے اوپر لي تھي -

اس صیغہ کا افتتاح جسوقت ہوا ہے اسوقت اسکے پاس اتنا سامان بھي نہ تھا جسقدر کہ لندن میں ایک دفتر کے سنجیدہ طور پر کام کرنے کے لیے کافي ہوسکتا ہے - صرف دو کمرے دیے گئے تھے - وہ بھي وہ جو ایک زمانہ میں کسي دکان کے کام آتے تھے ! مگر اب بالا خانہ کا ایک کمرہ اور بھی دیدیا گیا ہے - بالا خانہ کے کمرہ میں ٢٠ ٹیلیفون کے بکس رکھے ہوے ہیں - اکثر بکس کسي نہ کسي اخبار یا خبر رساں ایجنسي کے ساتھہ مخصوص ہیں - صرف نصف درجن بکس مشترک ہیں - نیچے کے دونوں کمرے " ریڈنگ روم " کہلاتے ہیں - اور سچ یہ ہے کہ آجکل یہ دونوں کمرے پورے معني میں " ریڈنگ روم " ہیں !

ان دونوں کمروں میں گول میزیں بچھي ہوئي ہیں جنکے گرد ٣٠ صحافي (جرنلسٹ) بیٹھے رہتے ہیں' اور خبروں کے انتظار کي تعب انگیز و ملول کن گھڑیاں تمباکو نوشي کے دھویں کے بقعے آڑانے میں بسر کردیا کرتے ہیں -

یہ دونوں کمرے ہر وقت ان صحافیوں سے بھرے رہتے ہیں جو وفور شوق' جوش اضطراب' اور قصد مسابقت کے باہم آمیز جذبات کے ساتھہ خبروں کي آمد کا انتظار کرتے رہتے ہیں - اس انتظار کي کیفیت کا صحیح اندازہ کچھہ وہی لوگ کرسکتے ہیں جو کبھي اس سے دوچار ہوے ہیں !

اس انتظار کي یہ وجہ نہیں کہ خبریں نہیں آتیں ' بلکہ سچ یہ ہے کہ جس قدر یہ صحافي بیکاري سے اکتا کے کام اور مشغلہ کے مضطربانہ طالب رہتے ہیں' اسیقدر تیسرے کمرے کے ٹیلیفون والے ہجوم کار سے ہروقت مشغول و منہمک بھي رہتے ہیں - لیکن اس پر اسرار کمرہ میں جسقدر تار آتے ہیں ' ان میں سے بہت ہي تھوڑے ہیں جو اشاعت کیلیے پریس میں بھیجے جاتے ہیں' اور گو اب کسیقدر خبروں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے' مگر اس اضافہ میں بھی وہی اصلي نسبت محفوظ ہے - اسلیے یہ اضافہ ناقابل اعتناء اور بالکل غیر محسوس ہے -

صحافیوں کا کام صرف یہي نہیں ہے کہ وہ یہاں سے اپنے دفتر میں خبریں لیجایا کریں' بلکہ وہ اپنے دفتر سے یہاں خبریں لاتے بھي ہیں - مثلاً ڈیلي کرانیکل کو اپنے مراسلہ نگار خصوصی کا تار یا مراسلہ ملا' اسکا ایک سب اڈیٹر مراسلہ لیے ہوے فوراً یہاں آلیگا اور اطلاع دیگا کہ ہمارے یہاں یہ تار یا یہ مراسلہ آیا ہے - کیا ہم اسے شائع کرسکتے ہیں ؟ اسکے بعد تار یا مراسلہ احتساب و نقد کے لیے اس طلسم کے اندر مفقود ہو جالیگا -

کام کا هجوم خواه کتنا هي هو اور سوالات کي کثرت چاهے جسقدر بهي هوجاے' مگر بهرحال جواب هميشه جلد' شايسته ' اور تلطف آميز پيرايه ميں آئيگا - عموماً ممانعت' گاه گاه ترميم' اور کمتر بجنسه اشاعت کي اجازت ديجاتي هے - اگر شدت کے ساتهه ممانعت مقصود هواي تو جواب ميں " شائع نهونا چاهيے" کها جاتا هے - ورنه اکثر حالتوں ميں معمولي جواب " اسکي تصديق نهيں کيجاسکتي" ممانعت کے ليے کافي سمجها جاتا هے -

اس بر اعظم (يورپ) ميں پريس ايک قاهرانه و فرمانروايانه طاقت هے - اسي ليے جب کبهي وہ متعدد طور پر کوئي آواز بلند کرتا هے تو وزارتوں اور حکومتوں تک کو اسکے آگے سر تسليم خم کرديا پڑتا هے - مگر انگريزي پريس کي گذشته تاريخ اور حريت قلم کو ديکهتے هوے اوسکي موجوده بے بسي نهايت هي دردناک اور تعجب انگيز هے -

موجوده عهد کي هر جنگ ميں خبريں محتسب کی سرخ پنسل کي زير مشق رهي هيں' اور کتنے هي واقعات هيں جن کے چهرے کو " مصلحت جنگ " نے اپني چادر اخفا سے بالکل چهپاديا هے' يا کم از کم اسکے خط و خال کو مسخ کرديا هے - تاهم جس طرح آجکل پريس اصلي حقيقت سے بيخبر هے - يا جسقدر اسے معلوم بهي هوتا هے اسکے اخفا پر مجبور کيا جاتا هے' اسکي نظير تاريخ ميں نهيں ملسکتي -

غالباً موجوده جنگ کي تاريخ کے اندر اصلي خبروں کے جلد سے جلد شائع کرنے اور اخباروں کي اوليت و تقدم اور مراسله نگاروں کي مسابقت و منافست کا کوئي باب نه هوگا ' اور دنيا ديکهليگي که اس مرتبه مراسله نگاروں کي فطانت و طباعي کسقدر کند اور معطل رهي هے ؟

اس دفتر کا ايک محتسب اسوقت ايک ايڈيٹر سے کهيں بالاتر طاقت رکهتا هے - جسوقت سے که اخبار ايجاد هوا هے' آجتک کسي شخص نے بهي " سرخ پنسل " کا استعمال اس سے زياده قادرانه اور مختارانه نهيں کيا هوگا - اس قدرت و اختيار کا اندازه کيجيے که لندن کے ايک روزانه اخبار مثلاً ٹائمز' ڈيلي ميل' ڈيلي کرانيکل يا ڈيلي نيوز کے پاس ميدان جنگ سے آئي هوئي " گرما گرم " خبر موجود هے - اسکو يقين هے که اگر وہ اس خبر کو شائع کردے تو اسکي لاکهوں کاپياں فوراً فروخت هوجائيں' اسکے ساتهه هي اسکي اوليت کي فهرست ميں بهي ايک نيا اضافه هوجاے' با ايں همه اس دفتر سے اسے جواب ملتا هے که " يه خبر شائع نه هوني چاهيے" اور اسطرح وہ قوت قاهره ' جو وزير اعظم کے هر فيصله کو بهي جرح و سوال کے بغير تسليم کرنے کيليے تيار نهيں هوتي' اس حکم ناطق کے آگے مهر بلب هوجاتي هے' اور اپني اس متاع گرامي کو چاک کرکے ردي کي ٹوکري ميں ڈالديتي هے !

ترجمه تفسير کبير اردو

حضرت امام فخر الدين رازي رحمة الله عليه کی تفسير جس درجه کي کتاب هے ' اسکا اندازه ارباب فن هي خوب کرسکتے هيں اگر آج يه تفسير موجود نه هوتي تو صدها مباحث و مطالب عاليه تهے جو همارے معلومات سے بالکل مفقود هوجاتے -

پچهلے دنوں ايک فياض صاحب درد مسلمان نے صرف کثير کرکے اسکا اردو ترجمه کرايا تها ' ترجمے کے متعلق ايڈيٹر الهلال کي راے هے که " وہ نهايت سليس و سهل اور خوش اسلوب و مربوط ترجمه هے"

لکهائي اور چهپائي بهي بهترين درجه کی هے - جلد اول کے کچهه نسخے دفتر الهلال ميں بغرض فروخت موجود هيں پهلے قيمت دو روپيه تهی اب بغرض نفع عام - ايک روپيه ۸ - آنه اوردي گئی هے -

درخواستيں : منيجر الهلال - کلکته کے نام هوں.

کو اسک

بري طاقت ميں نئي حيثيت سے يورپ کے اندر دو سلطنتيں سب سے زياده قوي تسليم کي جاتي هيں - جرمني اور روس - مگر کيا عجيب بات هے که ان دونوں سلطنتوں کي سپاه ميں جو فوج سب سے زياده بهادر' جري' جانباز' خون آشام' جنگجو' معرکه آرا' سر خيل عسکر' اور راس الجيش سمجهے جاتے هيں' انکے نام خالص اسلامي هيں' اور اس طرح دنيا کے دماغ ميں اسلام کي سطوت ماضي اور جلال و استيلاء گذشته کي ياد هميشه تازه کرتے رهتے هيں -

کسي گذشته نمبر ميں هم لکهه چکے هيں که جرمن سپاه کے بهترين رساله کا نام " الان " ايک ترکي نژاد کلمه هے - آج هم بتانا چاهتے هيں که جرمني کے حريف سطوت و قوت يعني روسي سپاه کے ممتاز ترين حصه کا نام بهی ترکي هي کے ايک لفظ کي معرف و مسخ شده شکل هے ' جسکے مٹے هوے خط و خال تهوڑے سے غور و فکر کے بعد پهچان ليے جاتے هيں - " کو اسک " جو اس مقاله کا عنوان هے ' لفظ " قزاق " کي متفرنج شکل هے - يه لفظ يورپ ميں اسوقت روشناس هوا جب آل عثمان کی تيغ بے پناه يورپ کے سر پر هر وقت چمکتي رهتي تهي' اسکي خون آشاميوں سے تمام يورپ لرزاں و ترساں تها' اور رعب و خوف کے استيلاء عام کا يه عالم تها که روس ميں جب بچے اپني ماؤں کو دق کيا کرتے تهے تو وہ ڈرانے کيليے اسقدر کهدينا کافی سمجهتی تهيں که "ميں ترک کو بلاتي هوں " کيونکه اسکے بعد بچه خواه سوے' يا نه سوے مگر فوراً آنکهيں ضرور بند کرليتا تها !

"قزاق" يا اسکي معرف شکل "کو اسک" ابتدا ميں صرف ان لوگوں کے ليے استعمال کيا جاتا تها جنکو حکومت کي طرف سے چند مخصوص حقوق حاصل هوتے تهے' اور ان کے معارضه ميں انکا فرض تها که جب کبهي حکومت کو انکي ضرورت پيش آے اور طلب کيے جائيں' تو فوراً حاضر هو جائيں -

يه لوگ اسوقت تک با قاعده سپاهی نه تهے اور نه سپه گري

انکا فن اور پیشہ تھا - لیکن اس وقت بھی "قزاق" یا "کو اسک" انھی معنوں میں استعمال کیا گیا تھا جو معنی اس لفظ کے خود ترکی میں ھیں در اصل یہ غارتگروں اور لٹیروں کی ایک جماعت تھی ' جنکو حکومت نے سرزنش و سرکوبی کے بدلے اپنے آیندہ فوائد و منافع کے لحاظ سے مخصوص حقوق و امتیازات عطا کردیے تھے -

لیکن سولھویں صدی کے وسط میں انکی حالت بدلچکی تھی - اب وہ محض قزاقوں کی ایک جماعت نہ تھے جو غیر موقت طور پر شاھی سپاہ میں فوجی خدمت انجام دیا کرتے تھے - بلکہ پیٹر اعظم کے عہد میں (۱۶۷۲ - ۱۷۷۵) میں وہ روسی فوج کی اصلی کالنات یا عماد جیش تھے -

یہ وہ وقت نہ تھا جبکہ آج کی طرح سرزمین تاتار رجال تیغ و جنگ کے پیدا کرنے سے عقیم ھو گئی تھی ' بلکہ اسوقت تو اسکا ایک ایک ذرۂ ریگ اپنے اندر سے ایک "خان اعظم" پیدا کرتا تھا جس کی صاعقۂ ھلاکت شمشیر سے تمام روس زیر و زبر رھتا تھا - اسوقت جنوبی روس خوانین تاتار کا ایک دائمی جولانگاہ تھا - تاتاری یلغاروں اور یورشوں سے اسکی سرزمین ھمیشہ موت و ھلاکت کا منظر خونین بنی رھتی تھی اور اولی روسی اپنے گھر میں پیر پھیلا کر طمانینت و جمعیت کی نیند نہیں سو سکتا تھا -

ان تاتاری حملوں کی مدافعت کے لیے جو لوگ بھیجے جاتے تھے وہ بھی "کو اسک" تھے - قوموں کے اخلاق و صفات میں (خواہ وہ اچھے ھوں یا برے) طول عمل اور استمرار کار کو بڑا دخل ہے ممکن ہے کہ ایک قوم اپنی جغرافی اور نسلی حیثیت سے جنگجو اور بہادر نہ ھو ' لیکن اگر وہ دشمن کے نرغے میں ھر وقت گھری رھتی ہے ' اور ھمیشہ اسے تیغ و تفنگ سے کام لیتے رھنا پڑتا ہے تو یہی مقاتلت و مجادلت اسے جنگجو ' بہادر ' اور جانباز بنا دیتی ہے - یہ بالکل ایسا ھی ہے جس طرح ایک قوم جغرافی ' نسلی ' اور روایتی حیثیت سے خالص جنگی و عسکری ھو ' لیکن وہ عرصہ تک فوجی زندگی سے علحدہ ہے تو اسکی عسکریت و جنگ آرائی بالکل نابود ھو جاے -

غرض خوانین تاتار کے ساتھ مسلسل دو سو برس پیکار رھنے سے کواسکوں میں جدال و قتال کا ایک عجیب و غریب مادہ پیدا ھو گیا - اور وہ کہ انکے لیے ایک زمانے میں معرکہ آرائی ایک ھنگامی امر تھا اب ایک عادت مستمرہ و جاریہ ھوگئی -

* * *

کواسکوں کا بیشتر حصہ دریاے ڈیپنر ' دریاے ولگا ' اور دریاے ڈین کے سواحل پر آباد ہے - موخرالذکر دریا اور شمال کو ایشیا کے کواسک روسی فوج کے گل سر سبد سمجھے جاتے ھیں - اسی طرح دریاے ڈین کے کواسکوں کی بھی دھوم تمام روسی شاھنشاھی میں مچی ھوئی ہے -

تمام کواسک دس مختلف قلعوں میں منقسم ھیں جنکو وہ اپنی زبان میں "والسکو" کہتے ھیں - ان قلعوں کے نام یہ ھیں : اول ' ڈنیپریک ' ڈران ' کوبان ' استرخان ' نیبرگ ' سائیبیرین ' سیمی ولشینکس ' اسوری ' دامور -

ھر والسکو مختلف " اسٹینٹ سا " میں منقسم ھوتا ہے " اسٹینٹ سا " کو ھمارے یہاں کے گاوں کے قائمقام سمجھیے -

ھر اسٹینٹ سا یا گاوں میں ایک کمیٹی ھوتی ہے - یہ ایک شیخ القریہ (جسکو وہ اپنی زبان میں " اٹیمن " کہتے ھیں) اور ججوں کو منتخب کرتی ہے جو داخلی معاملات کا فیصلہ کرتے ھیں -

مختلف والسکوس میں حسب اقتضاء حال و ضرورت مختلف قسم کے انتظامات ھیں ' مگر اس امر کا ضرور خیال رکھا جاتا ہے کہ اصول اور معاملات عمومی میں اتحاد و معاونت کا سر رشتہ ھاتھہ سے نہ جانے پاے - اسکے لیے ایک مرکزی جماعت ہے جسمیں دسوں والسکو کے مبعوث و وکلاء شریک ھیں - اس مرکزی جماعت کا دفتر سینٹ پیٹر سبرگ کے دفتر جنگ میں ہے -

کاسکوں میں اور بہت سے قدیم آداب و رسوم کی طرح حکومت کے ساتھہ تعلق کی نوعیت قدیم بھی بدستور محفوظ ہے -

اسوقت تک انکے پاس زمینیں معافی کی ھیں جنکا کوئی لگان نہیں دینا پڑتا اور اس معافی کے معاوضہ میں وہ حکومت کی فوجی خدمت دیا کرتے ھیں - انکے لیے فوجی خدمت لازمی ہے - ھر ۱۸ سال کے لڑکے کو فوج میں داخل ھو جانا چاھیے - مدت خدمت ۲۰ سال ہے -

(باقی آیندہ)

الهـــلال اور پـايـــونيـــر

۲ - نومبر کي اشاعت میں مندرجه ذیل ایڈنگ ارٹیکل پاینیر نے شائع کیا ہے :

کـلکتــه میں پــرو جــرمنــزم

"الهـــلال ایک هفته وار مصور اخبار ہے جو کلکته سے اردو زبان میں شایع هوتا ہے اور اسکو دهلی کا ایک مسلمان ایڈٹ کرتا ہے - اسکی اشاعت اس صوبه (صوبه متحده) اور غالبا هندوستان کے اور حصوں میں بہت ہے - آغاز جنگ کے وقت سے اسکي روش ایسي حیرت انگیز طور پر "پرو جرمن" رهی ہے که جو لوگ اخبارات پڑھتے رهتے هیں انکے لیے یه امر تعجب انگیز ہے که کیونکر گورنمنٹ اب تک اسکي تحریروں کو برداشت کرتي رهي -

غالبا اسکي وجه یه ہے که اس اخبار کي طرف کلکته میں بہت هي کم یا بالکل توجه نہیں کي جاتی ہے کیونکه وه اردو میں شایع هوتا ہے' اور اسمیں تو ذرا بھي شک نہیں که یه من جمله ان اسباب کے ہے جنکي وجه سے اسکے ایڈیٹر نے اسکے مقام اشاعت کے لیے کلکته کو منتخب کیا ہے -

ایک اور سبب یه بھي هوسکتا ہے که اسکے سب سے زیاده شرارت انگیزانه مضامین کا اسلوب کنایه آمیز' مخفي استہزاء' پوشیده تمسخر' اور اشارات سے لبریز هوتا ہے' جنمیں سے اکثر کا یه حال ہے که جب انکا ترجمه انگریزي میں کیا جاتا ہے تو یا تو انکا اثر غائب هوجاتا ہے یا وه اثر کارگر نہیں هوتا' اور غالباً یه تو هوتا نہیں که بہت سے یوروپین عهده دار خود اصل اخبار پڑھتے هوں -

آغاز جنگ کے وقت اس اخبار میں ایک مضمون نکلا تھا جس کا مطلب یه تھا که مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں اٹلی کو انگلستان سے جو اعانت ملي ہے' اسکے شکریه میں وه اسوقت طرفدار ہے -

جس زمانه میں که جرمن پیرس کی طرف پیشقدمي کر رہے تھے' اس تمام مدت میں جرمن پیشقدمي کی مقاومت پر مذاق کا سیلاب بہایا جا رها تھا' اور سقوط پیرس ایک قطعی یقین کی حیثیت سے پیش کیا جاتا تھا -

اسکا ایڈیٹر جو قران کے اقتباس کرنے کا بڑا شائق ہے' اسنے قران کی وه مشہور آیت اقتباس کي تھي' جسمیں مکڑی کے جالے کے کمزور هونے کا ذکر ہے -

جونہي یه نظر آیا که جرمن پیرس کا محاصره نہیں کرنے والے هیں تو اس واقعه کو ایک پالیسی اور مصلحت قرار دینے کیلیے هر قسم کے وجوه پیش کیے گئے' اور جب انکی واپسي دم تیز رفتار هوگئی تو اس واقعه پر زور دیا گیا که وه اننک پیرس سے بالکل قریب هیں - ایمڈن کي کامیابیوں سے ایک وسیع سرمایه تیار کیا گیا اور آسٹریا کي هزیمتوں کا دور نہیں بنا دیا' مگر جب کبھی روس کي فتوحات کا بالکل انکار نہیں دیا جاسکا تو برابر اسکا مذاق اوڑایا گیا اور اسے کم کرکے دکھایا گیا -

انگریزي بحري فتوحات کا کوئی ذکر نہیں دیا گیا اور تصاویر شائع کي گئیں جنکا کھلا هوا مقصد پبلک کے دل پر اس خیال کا نقش کرنا تھا که جرمن بیڑا بہت بڑا اور طاقتور ہے - کبھی کسی ایسے امر کي طرف اشارا نہیں کیا گیا جو ذرا بھی جرمنی کے خلاف تھا -

۷ - اکتوبر کی اشاعت کے بعد یه اخبار ۱۵ دن تک نہیں نکلا اور بہت سے لوگ یه سمجھنے لگے که وه بند کردیا گیا ہے - خصوصاً اسلیے که اس کی اشاعت میں جنگ کی خبریں بغیر معمولي تنقید کے شائع کي گئي تھیں - تاهم اب ۱۲ - اکتوبر کو اسٹرانک اسکی ۱۴ کي اشاعت کے شائع هونے سے مانع هولي -

اس نمبر میں ایڈیٹر جرمني کي تعریف اور انگریزوں کي تحقیر و استهزاء میں پہلے سے بهي بہت آگے بڑھگیا - بلجیم کے ساتھه ایڈیٹر کي روش کا فیصله بلجین سپاهیوں کي ایک تصویر سے هو سکتا ہے جو چند درختوں کے نیچے آرام کر رہے هیں اور جسکے نیچے یه الفاظ هیں "یه آرام کي آخري ساعتیں هیں جو ان بد قسمتوں کو نصیب هوئیں" اس کے بعد قران کا اقتباس ہے :

"یه خدا نہیں جو انکے ساتھه برائي کرتا ہے بلکه وه خود اپنے ساتھه برائي کرتے هیں"

ایک طویل ایڈیٹوریل مضمون میں موجوده جنگ کے متعلق یه فقرے هیں :

"موجوده جنگ کي تاریخ میں انٹورپ کے قلعوں کو یه تاریخي امتیاز حاصل ہے که ملیٹري سائنس (فن جنگ) نے انکے بد قسمت انجام کي طرح انکا ساتھه نہیں چھوڑ دیا ہے' اور بظاهر اسوقت تک ان کے استحکامات میں لیژ اور نامور کي طرح کوئي عیب یا خامي نہیں نکالی گئي ہے - اگرچه وه فتح هوگئے هیں مگر انکي طاقت اور پناه بخشي کے حقائق هنوز غیر مفتوح هیں - اور غیر منقطع طور پر انکے عیوب اور نقائص کا راگ گانے کے بدلے حمله آور کي طاقت کا اعتراف کیا گیا ہے اور سب سے پہلی مرتبه صداقت اور حقیقت کے ساتھه مہربان توجه کي گئي ہے - الحمد لله که جو قوت نقد پہلے بد قسمت مفتوح قلعوں کے عیوب نکالنے میں صرف کي جاتي تھي' اب اس کا ایک حصه جرمن کے عجیب و غریب توپخانوں کے اکتشاف میں استعمال کیا گیا ہے اور یه تحقیق کیا گیا ہے که یه نتائج عجیبه جرمني کي وجه سے نہیں بلکه اسکی قلعه پاش توپوں کي وجه سے هیں جنکا قطر ۳۷ سینٹیمیٹر کا ہے اور جو ۳۰ من کے گولے پھینکتي هیں (یہاں پر ایک فارسي اقتباس ہے : هم کو گھانس کے اس کمزور پتي سے ایسی امید نه تھي) یه اعلان کیا گیا ہے که انگریزي مدد انٹورپ کو بھیجي گئي جو گئي اور اس نے امید کي خوشي میں باشندوں کو دو شبیں گزار نے دیں -

انکي آمد کا استقبال جوش و خروش کے ساتھه کیا گیا' اور گرجوں میں حمد و شکر کے ترانے گاے گئے - تاهم اس قیمتی اعانت نے بدبخت بلجیم کو کوئي فائده نه بخشا' اور مختلف مخالف حوادث کي وجه سے انگریزي بہادري کو ان فوجي مناقب اور عسکري فضائل کي نمایش کا موقع نہیں ملا جو بارها فرانس کے میدانوں میں ظاهر هولي هیں - تاهم انهوں نے نهایت دانشمندي کے ساتھه اپنے بیشتر حصه کو تباهی سے بچالیا اور انٹیورپ سے بھاگنے والوں کے همراه اوسٹینڈ اور هوالینڈ آگئے"

اس ایڈیٹوریل کے آخر میں نتائج جنگ کا حسب ذیل خلاصه نکالا گیا ہے :

جرمني کے قبضه میں تمام بلجیم ہے اور اس نے اپنے داهنے بازو کو پیرس کي سرحدوں تک پھیلا دیا ہے - تمام بلجیم اور فرانس کي پوري سرحد دشمن سے پاک هوگئي ہے' اور انهوں نے اپنے خطوط مدافعت اور فوجی مراکز بغیر خلل اندازي کے مقرر کر لیے هیں - انهوں نے حسب دلخواه وسیع خندقیں ایسے وقت میں تیار کر لي هیں جبکه دشمن کي ایک گولی نے بھي انهیں بار رکھنے کے لیے مداخلت نه کي اور جب جرمني وه سب کچھه کر چکے جو کرنا چاهتے تھے' تو انکی آگے بڑھي هولي فوج باقاعده پیچھے هٹی اور ایک مضبوط مقام پر آ کے ٹھہر گئی -

اگر ان خیالات اور غلط فہمیوں کا ایک عشر بھی صحیح تسلیم کرلیا جاے جو جرمنی کي طاقت' اسکے اسلحه' اسکے ساز و سامان' اسکے طریق حمله و اقدام' اسکے انتظامات' اور هر قسم کي رسد رسانی کے متعلق مشہور کي گئي هیں' تو انکي وجه سے میدان

اب اصلی واقعه دن کي روشني کي طرح ظاهر هے - یعنی یه که جرمنی کي طاقت اور سامان کے متعلق پہلے دنیا کے پاس جو اطلاعات سالہا سال سے تهے' وہ آج بهی ویسے هی صحیح هیں جیسے که آغاز جنگ سے پہلے تهے - جرمني کے قبضه میں تمام بلجیم هے اور وہ پیرس تک بڑهه آئی هے - وہ روس میں روسیوں سے لڑ رهی هے اور اسکے حدود کے اندر میلوں بڑهگئی هے' اسکی افریقه کی نو آبادیاں ابهی تک پوری طرح مفتوح نہیں هوئی هیں' اور جاپان کی مشهور بحري طاقت دو ماہ میں بهي "کیا چوا" کو نہیں لیسکي هے - دوسری طرف جرمن قلمرو کی ایک انچ زمین بهي دشمن کے هاتهه میں نہیں هے - نتیجه یه هے که جرمنی کے حریفوں کے ملک تو جنگ کی وجه سے زیر و زبر هوگئے هیں جیسا که بلجیم' فرانس' اور روس کے ایک حصه کی حالت هے' مگر خود اسکے یہاں کوئی جنگ نہیں اور اس طرح اس کا داخلي اطمینان اور اندروني امن تجارت اور اقتصادي حالت بالکل بدستور سابق هے - وہ اپنے کارخانوں کو فوجي سامان کی تیاری کے لیسے استعمال کر رهے هیں - وہ توپیں ڈهال رهے هیں' اور ایک وقت میں سو زیر آب کشتیاں تیار کر رهے هیں -

اس مقابله سے جنگ کے موجودہ نتائج بالکل واضح هوجاتے هیں - اوسٹینڈ اور اینٹورپ کی تسخیر سے جرمني کا پوزیشن قوی اور وزنی هوگیا هے اور جو طاقت دوسری طرف سمندر میں اسکے مقابله میں هے اس نے اپنا راسته بند کر دیا هے -

بظاهر جرمنی کا نصف کام پورا هو چکا - وہ بلجیم اور ساحل کی طرف پریشاني سے آزاد هے اور آینده نئي پیشقدمی کریگی - اس نے دریاے شیلڈٹ میں سرنگیں بچهادی هیں اور اب اپنے اثر کا پورا زور انگلش چینل پر لگائیگی"

ان سطروں کے لکهنے والے کا کهلا هوا مقصد یه هے که وہ اپنے هم مذهبوں کو یه یقین دلانا چاهتا هے که جرمنی غیر مغلوب هے اور انگریزي شاهنشاهی کي طاقت اسکے حملوں کا مقابله نہیں کرسکتي -

ایک اور مقام پر سقوط اینٹورپ کی تشریح میں انگریزوں کے ساتهه اس اخبار کی روش اور صاف طور پر ظاهر هوئی هے - ذیل کے دو مختصر فقرے اس معاندانه روح کے ظاهر کرنے کے لیے کافی هیں جو لکهنے والے کے اندر کام کر رهي هے :

" ایک جرمن سرکاري اطلاعنامه بیان کرتا هے که جرمن فوج کے اینٹورپ میں داخل هونے سے پہلے انگریزي اور بیلجین فوج نے شهر خالي کردیا تها - شروع سے انگریزي فوج نے اپنی حفاظت میں جس دانشمندي کا اظهار کیا هے اس نے اس امر کو ناگزیر قرار دیا که فرار کي حفاظت و سلامتي کو جنگ کے ناعاقبت اندیشانه خیال پر ترجیح دینا چاهیے"

انگریزي نقصانات کي طرف اشارہ کرتے هوے لکهتا هے :

" مورننگ پوسٹ" کا بیان هے که اینٹورپ میں زخمیوں کي تعداد ۲۰۰ هے اور یه که لوگ بڑي توپوں کے نه پہنچنے پر افسوس کرتے تهے - بحري توپیں بهي دیر میں پہنچیں اور نصب نه کي جاسکیں - تاهم انگریزي فوج کے نقصانات کچهه هی بیان کیے جائیں مگر یه تمامتر صرف توپوں کے اتفاقي برے انتظام هي کے نتائج هیں - ورنه ایسي عاقبت اندیش اور دانشمند روح جس نے همیشه مراجعت کو جنگ پر ترجیح دي هو یقیناً محفوظ رهتی"

آخري الفاظ کي تشریح فضول هے - هم محفوظ طور پر یه کهسکتے هیں که ایک ایسے وقت میں جیسا که یه هے' جو گورمنٹ ایک انگریزي رعیت کو انگریزي سپاهیوں اور ملاحوں کے متعلق اس قسم کے بد اندیشانه اشارات شایع کرنے دیتي هے - وہ تسامح کي بهت هي غیر جرمن روح رکهنے کی مدعی هو سکتي هے -

الهلال

۲۲ ذوالحجه ۱۳۳۲ هجري

هندوستان اور پرو جرمنزم !

و اذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ ' قل موتوا بغیظکم ' ان الله علیم بذات الصدور - ان تمسسکم حسنة تسؤهم' و ان تصبکم سئیة یفرحوا بها' وان تصبروا و تتقوا لا یضرکم کیدهم شئیا - ان الله بما یعملون محیط !
(۳ : ۱۱۹)

حسد تهمت آزادي سروم بگداخت
کین مرادیست که بر تهمت آن هم حسدست !

ابهی چند دنوں کی بات هے که پایونیر اله آباد کے صفحوں پر گورنمنٹ کو راے دي گئی تهي که وہ نه تو هندوستانی آبادي کي وفاداري پر اعتماد کرے اور نه هندوستانی فوج کی شجاعت پر - کیونکه اسکے عقیدے میں پہلی چیز صرف ایک درجن وقت شناس آدمیوں کی مصنوعی اور سازشي کارستاني هے' اور دوسري شے کا اگر کوئی وجود هوتا تو انگریزي حکومت هندوستان میں نه هوتي !

ایسی رائیں همیشه دي گئي هیں' اور بدقسمتی سے هندوستان میں گورنمنٹ اور رعایا کے مسئله کا تصفیه اسقدر مشکل نہیں هے جسقدر اینگلو انڈین جماعت اور پبلک کا سوال همیشه سے لاینحل رها هے - تاهم اسکي توقع تو هم میں سے کسی شخص کو بهی نه تهي که عین اس وقت جبکه هندوستاني "وفاداري" کي جنس سب سے زیادہ قیمتي هوگی' وهي لوگ اسکے وجود سے انکار کرینگے جنکو سب سے زیادہ اسکي ضرورت هے : یخربون بیوتهم بایدیهم !

با ایں همه انکار کیا گیا' اور اعتماد اور صفائي کے قلعه پر جبکه وہ سب کے خیال میں مستحکم تها' شک اور شرارت کي پہلي گولي چلائی گئی - شرارت کا پہلا قدم خواہ میدان جنگ کي طرف اٹهایا جاے یا کاغذ کے صفحوں پر' مگر بهر حال شرارت هے - بدي کي نسل کا رشته خون سے نہیں بلکه عمل سے هے اور کتاب پیدایش میں لکها هے که برائي کا گهرانا جہاں کہیں بهی آباد هو' اسے باغ عدن هي کي پہلي برائی کي نسل سمجهنا چاهیے - پس فساد کا یه پہلا قدم جو همارے سامنے نمایاں هوا' اگرچه اپنے خون کے رشتے میں بالکل بے تعلق هو' لیکن اخلاق کے رشتے سے اسي "جرمن اخلاق" کي ایک چهوٹي قسم کی نسل تهی' جسکي نسبت همیں یقین دلایا گیا هے که سفید امن پر خون کا پہلا چهینٹا اسی کے گهرانے سے اچهل کر پڑا' اور اسنے تمام یورپ کو رنگین کردیا !

یه ایک حقیقي "جرمنزم" هے جو برلن کی طرح اله اباد میں بهي موجود هے' اور جو هندوستان کے امن اور اعتماد کو بالکل اسي طرح چیلنج دیتا هے جس طرح برلن کا جنگي اخلاق یورپ کے امن کو - البته پہلے کا دائرۂ عمل اتنا وسیع هے که دنیا کے دو صد ساله تمدن کو برباد کر رها هے' لیکن دوسرا صرف بر اعظم هند کے

صرف پنجاہ سالہ اعتماد و امن کی غارتگری پر قانع ہے' اور کہتا ہے کہ جرمن اولوالعزمیوں کی بھوک کیلیے ہندوستان میں اتنی غذا بھی بس کرتی ہے !

لیکن اس عہد عجائب کی عجیب عجیب باتوں میں سے ایک تعجب انگیز واقعہ یہ بھی ہے کہ جرمن اخلاق کے اس ہندوستانی مرکز کو حال میں ایک دوسرے " جرمنزم " کی بھی خبر ملی ہے جو اسکے خیال کے مطابق کلکتہ میں موجود ہے' اور ۲ - نومبر کے لیڈنگ آرٹیکل میں اسپر روشنی ڈالی گئی ہے - اس مضمون کی سب سے زیادہ سنجیدہ ظرافت یہ ہے کہ اسمیں اول سے لیکر آخر تک " جرمنزم " کا ذکر اسطرح غیروں کی طرح کیا گیا ہے گویا مفسدانہ اقدام کی اس خوفناک نسل سے خود اسکا کوئی رشتہ نہیں ' اور وہ بالکل ایک اجنبی اور غیر آدمی کی طرح " جرمنزم " کا لفظ زبان سے نکال رہا ہے ! اور پھر اس سے بھی بڑھکر لطیفہ یہ ہے کہ اپنے اس صریح مذاق پر پورے مضمون میں کہیں بھی نہیں مسکراتا !

(پایونیر اور الہلال)

ہمارا اشارہ " پایونیر " کے اس لیڈنگ ارٹیکل کی طرف ہے جو ۲ - نومبر کی اشاعت میں نکلا ہے' اور جسکا عنوان " پرو جرمنزم کلکتہ میں " ہے - یہ مضمون غیر معمولی انتظام اور مخصوص کوشش کے ساتھہ ترتیب دیا گیا ہے' اور " الہلال " کی روش کو جنگ یورپ کے متعلق " پرو جرمن " قرار دینے کیلیے وہ پوری قوت صرف کردی ہے ' جو تمام ہندوستان کو بغاوت آباد اور تمام ہندوستانی فوج کو نامعلوم باغیانہ جراثیم سے آلودہ ثابت کرنے میں پہلے صرف کی گئی تھی - جو بے باک شرارت ہندوستان کے تین سو ملین انسانوں پر سب سے زیادہ نازک اور سب سے زیادہ مخدوش عہد میں حملہ کرسکتی ہے ' اسکی نسبت یہ خیال کرنا محض فضول ہوگا کہ ہندوستان کے ایک فرد پر حملہ کرنے کیلیے اس نے اپنے اسلحہ کو کیوں حرکت دی ؟ اگر ایسا خیال کیا جاے تو یہ بالکل ایسی بات ہوگی ' جیسے لووین کا کوئی مسکین پروفیسر اپنی خانہ ویرانی کی شکایت لیکر " قیصر " کے پاس جاے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ قیصر تمام یورپ کے امن کو غارت کر رہا ہے !

پس نہ تو اس حملہ آورانہ اقدام میں ہمارے لیے کوئی تعجب ہے اور نہ ہی وہ چنداں لائق التفات ہے - ہم نے آجتک الہلال کی تحریک دینی کے بڑے بڑے مخالفانہ عزم اور معاندانہ سعی کے ساتھہ جس غیر منقطع بے اعتنائی کا سلوک کیا ہے ' کوئی خاص وجہ نہ تھی کہ اس سے " پایونیر " کے اوراق کو بلند تر جگہ دی جاتی اور الہلال کے صفحوں پر اسکا تذکرہ کیا جاتا - لیکن چونکہ اس مضمون میں تعاند و ادعا کے ساتھہ واقعات و استشہادات سے بھی کام لینے کی ایک ظاہر فریب کوشش کی گئی ہے ' اور غلط بیانی و کذب سرائی کو بظاہر ذمہ دارانہ ادعا کے ساتھہ ترکیب دیا گیا ہے ' اسلیے ہم مجبور ہیں کہ آج اپنے چند صفحات کیلیے تھوڑی سی بے رحمی گوارا کریں' اور صرف اس حد تک جواب دیدیں جس حد تک اظہار حقیقت کیلیے ناگزیر ہے - لیکن ساتھہ ہی اس حملہ کے مقصد اور آرزوں کے بارے میں بالکل خاموش رہیں -

(تصنیف و مصنف)

سب سے پہلا سوال جو اس مضمون کے سلسلے میں سامنے آتا ہے وہ اسکے محنتی مصنف کی شخصیت کا سوال ہے -

اگر ہمارے لیے اوس سے دلچسپی پیدا ہو جانے کے وجوہ موجود ہوں تو ہم اسے پایونیر کے ایڈیٹوریل آفس ہی میں تلاش کریں یا کسی اس سے بلند تر مقام میں ' اور کیا اس مضمون کو موجودہ وقت نے طیار کیا ہے' یا کسی گذشتہ وقت کے انتقام نے جسکے لیے یہ وقت سب سے زیادہ موزوں ہے ؟

یہ سوال نہایت دلچسپ تھا لیکن ہم بمصلحت اسے نظر انداز کردینگے کیونکہ اسکا حل موجودہ حالات میں نہیں ملسکتا - اسکے لیے ضروری ہوگا کہ ایک سال پیشتر کے بعض پرشور واقعات کی تاریخ کو جو صوبجات متحدہ میں ظاہر ہوکر تمام مسلمانان ہند سے متعلق ہوے سامنے لایا جاے - مگر ہم ایسا نہیں کرینگے - کیونکہ انسان کے جذبات ردیہ کا تذکرہ کوئی خوش آیند بیان نہیں ہے جسے زیادہ نمایاں کیا جاے ' اور کینہ و انتقام کے چہرے کو حسین نہیں سمجھا جاسکتا جسکے چہرے پر نقاب کا رہنا ہمارے اندر ولولہ پیدا کرے !

(الحق یعلو ولا یعلی)

مضمون نگار کو اسپر بہت ہی اذیت بخش تعجب ہے کہ جنگ یورپ پر تین ماہ سے زیادہ مدت گذر چکی ہے اور اس تمام عرصے میں الہلال کی روش برابر " پرو جرمن رہی - با ایں ہمہ ابتک اسپر کوئی مصیبت نہیں آئی ہے - درمیان میں ایک موقعہ ایسا یقین کرکے خوش ہونے کا اسے ہاتھہ آیا بھی تو اس کی عمر ایک ہفتہ سے زیادہ ثابت نہ ہوئی اور الہلال پھر بدستور شائع ہوگیا - چنانچہ وہ اپنی حالت کو کسی مجہول الحال جماعت کی طرف منسوب کرکے لکھتا ہے :

" آغاز جنگ سے الہلال کی روش ایسے حیرت انگیز طور پر پرو جرمن رہی ہے کہ جو لوگ اخبارات پڑھتے رہتے ہیں ' انکے لیے یہ امر تعجب انگیز ہے کہ اب تک گورنمنٹ اسکی تحریروں کو کس طرح برداشت کرتی رہی ہے "

ہم مضمون نگار کی اس راست بیانی کے شکر گذار ہیں کہ کم از کم اس نے اپنے مضمون کی ابتدا ایک سچی بات سے کی' گو اسے سچ پر ختم نہ کر سکا - یہ بالکل سچ ہے کہ اسکے لیے اور اسکے ہم مشرب اشخاص کیلیے دنیا میں اس سے بڑھکر کوئی عجیب بات نہیں ہو سکتی کہ ہندوستان میں ایک ہندوستانی قلم و زبان بغیر کسی مصیبت کو جلد تر دیکھے ہوے اپنے بے لاگ کاموں میں مشغول رہے' اور جس طرح آزادی کے ساتھہ اینگلو انڈین اخبارات شائع ہوتے رہتے ہیں اسی طرح تین ماہ تک ایک ہندوستانی رسالہ بھی شائع ہوتا رہے - بلکہ فی الحقیقت تین ماہ کی مدت بھی بہت ہے - اگر وہ کہتا کہ اسکے خیال میں امن اور بے فکری کی ایک سانس بھی الہلال کے لیے تعجب انگیز ہے' تو جو دماغ اسے ملا ہے اور جن جذبات سے وہ چھلک گیا ہے ' انکے لحاظ سے ایسا سمجھنا بالکل درست ہوتا

بلا شبہ یہ تعجب انگیز ہے - مگر اسلیے نہیں کہ جرم کو مہلت ملتی ہے' کیونکہ جرم کو تو بہر حال مہلت نہیں ملنی چاہیے - البتہ اسلیے کہ بدقسمتی سے کچھہ لوگ ایسے موجود ہیں جنکے خیال میں وجود و قیام ہی جرم ہے' اور نیز اسلیے کہ راستی کیلیے مہلت نہیں -

اور اسلیے بھی نہیں کہ ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ قائم ہے اور وہ تمام گورنمنٹوں کی طرح عدالت کی عمارتیں رکھتی اور سزاؤں کیلیے پینل کوڈ ہے ' کیونکہ وہ ایک کانسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ ہے اور ابتک ہمارا یہ یقین غیر مجروح ہے کہ اسے قانون اور حق سے کبھی بھی انکار نہ ہوا' مگر اسلیے کہ بد بختانہ ملک میں ایسے مغرور اور صرف " طاقت " اور " حکومت " کو اصل کائنات سمجھنے والے لوگ موجود ہیں جو بسا اوقات خود ہی اپنے فوائد کے

سب سے بڑے دشمن ہوجاتے ہیں ' اور ہندوستان کي قانوني حکومت کي برکتوں میں اسکي اصلي آبادي کا کوئي حصہ تسلیم نہیں کرتے - انکے نزدیک دنیا کي کار فرما طاقت غضب اور غصہ ہے نہ کہ محبت اور انصاف ' اور حق و راستي کی حقیقت خود حق و راستي میں نہیں ہے جیسا کہ دنیا نے ہمیشہ سمجھا ' بلکہ جماعت کے نسلي و قومي امتیاز یا حاکم و محکومي کي تفریق میں جیسا کہ انہوں نے اپنا دستور العمل قرار دیا :

ولهم اعمال من دون ذالك هم لها عاملون !

افسوس کہ وہ مسیح کے قول کي یکسر تغلیط و تکفیر ہیں جو کہتا ہے کہ " تو دوسروں کے ساتھہ وہی کر جو تو چاہتا ہے کہ وہ تیرے ساتھہ کریں " (متي ۷ : ۱۲)

اس گروہ کے بے پردہ نظارے کیلیے سب سے زیادہ مکمل منظر یہي مضمون ہے جو جنگ یورپ کے متعلق ہر اس بیان اور راے کو " جرمنزم " کا خطرناک جرم سمجھتا ہے ' جو خود اسکے لیے اور ہر انگریز اخبار نویس کیلیے بالکل بے خطر بلکہ ایک قابل ستایش " سلافي عبادت " ہے ! فانظر کیف ضربوا لك الامثال فضلوا ' فلا یستطیعون سبیلا !

با ایں ہمہ ہم ایسے تعجب کرنے والونکو بتلا سکتے ہیں کہ وہ اپنے تئیں تعجب اور تحیر کی کرب و شدائد میں بے فائدہ ہلاک نہ کریں ' اور اپنے دماغ کو تسلي دیں کہ دنیا میں کبھي کبھي تعجب انگیز اور خلاف توقع واقعات بھي ہوا کرتے ہیں ' اور انسان کو صرف اپني آرزوں ہی کا عادي نہ رہنا چاہیے - وہ خدا جو سچ کو دوست رکھتا اور راست بازوں کا ہمیشہ سے حامی ہے ' اور جسکی محیط و لا زوال طاقتوں کا اعتراف اب اُن مہذب انسانوں کو بھی غالباً گوارا ہوگیا ہوگا جنکي مادہ پرستي کے گھمنڈ کو موجودہ جنگ کے انقلاب انگیز ظہور نے شکست دي ہے ' یقیناً اسکي بھي طاقت رکھتا ہے کہ جب تک وہ چاہے اور ضرورت دیکھے ' اپنی راست بازي کو انساني ادعا و عزائم کي لائي ہوئي مصیبتوں سے بے پروا رکھے - اس نے اپني اس طاقت کے بڑے اور چھوٹے ہر طرح کے مظاہر دکھلاے ہیں ' اور الحمد للہ کہ ہم ایسا اعتقاد رکھنے کی سب سے زیادہ قوي فطرۃ اپنے اندر رکھتے ہیں ' کیونکہ ہمیں تعلیم دي گئي ہے کہ :

ما یفتح اللہ للناس من رحمة فلا ممسک لها ' و مایمسک فلا مرسل لہ من بعدہ ' و ہو العزیز الحکیم (۳۵ : ۲)

جس رحمت کا دروازہ خدا اپنے بندوں پر کھولدے ' اسے کوئي بند نہیں کرسکتا ' اور اگر وہ بند کردے تو کوئي نہیں جو اسے کھول سکے - وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے ' اور اسکے کام حکمت سے خالی نہیں ! .

(الہـــلال کا طلسم)

اسکے بعد ہوشیار مضمون نگار نے ساري کوشش اس میں صرف کي ہے کہ الہلال کے مسئلہ کو گورنمنٹ کے لیے ایک " پر اسرار طلسم " ثابت کرے جسکے چاروں طرف کنایہ آمیز اسلوب ' مخفی استہزاء ' اور پوشیدہ اشارات کي آہنی دیواریں کھڑي کردي گئی ہیں ' اور جن کو آج تک گورنمنٹ آف انڈیا اور گورنمنٹ بنگال کے آزمودہ اسلحۂ احتساب و نگراني مسخر نہ کرسکے ' مگر انکو فتح کرنے کي تاریخی عظمت سب سے پہلے " پایونیر اعظم " کے افتتاحیہ نگار قلم کو حاصل ہوئي ہے !

مارا ازیں گیاہ ضعیف ایں گماں نبود !

فی الحقیقت یہ معاملہ نہایت عجیب ہے ' اور اس شاندار بڑائي کو جس کي ہمارے سامنے اس بے فکري کے ساتھہ نمایش کي گئی ہے ' اگر غارت نہ کیا جاے تو ایک عمدہ فتحیابي کي کہاني موجودہ جنگ کے ضمن میں باقی رہجائیگي - بلجیم کے قلعوں کے استحکام پر تمام دنیا کو اعتماد تھا اور خود شاہ بلجیم انٹورپ کي مضبوطي پر اس قدر مطمئن تھا کہ اس نے دشمن کو ایک طرح کا چیلنج دیدیا تھا - با ایں ہمہ فن جنگ کي جدید ترین ایجادات اسقدر خوفناک ہیں کہ تھوڑے ہي عرصہ کے بعد انہیں مجبور ہوجانا پڑا ' اور آخر تک مقاومت نہ کرسکے -

جس عہد تسخیر و سقوط میں یہ حال اُن استحکامات کا ہو جنھیں اپني نسبت ادعا تھا ' تو یہ بالکل ظاہر ہے کہ الہلال کے مزعومہ " طلسم " کے متعلق کیا امید کي جاسکتي تھي جس نے آجتک اپنے استحکامات کے متعلق کوئی دعوا نہیں کیا ' اور جو ابتدا سے بالکل " اوپن پورٹ " ہے ؟ باوجود اس اختلاف حالت کے وہ کامل تین ماہ تک مسخر نہ ہوسکا - اگر فی الحقیقت ایسا ہي ہو تو یہ بلا شبہہ بڑي ہي عجیب بات ہے ' اور فاتح او و مفتوح ' دونوں کو اسکے فخر و ناز میں مساویانہ حصہ دینا چاہیے !

لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ قلم کا یہ مدعي فاتح اپني فتوحات کو کیونکر قائم رکھہ سکیگا جبکہ دنیا کو معلوم ہوگا کہ الہـــلال کے جس پر اسرار " پرو جرمنزم " کے افشاء کا اسے دعوا ہے ' وہ کبھي بھي راز نہ تھا - اور اگر راز تھا تو ایک ایسا عجیب راز جسکے ایک ایک گوشے اور ایک ایک چپے کے متعلق گورنمنٹ کے تمام صیغہ ہاے احتساب اپنے گھر کی طرح واقفیت رکھتے ہیں ' اور زیادہ سے زیادہ خرچ و اہتمام کے ساتھہ ایک سرکاري انتظام جو انڈیا میں ہو سکتا ہے ' اسکے لیے کیا جاچکا ہے !

(مقام اشاعت)

الہـــلال کے مقام اشاعت کو بھي مضمون نگار ایک پیشتر سے قرار دي ہوئي تدبیر قرار دیتا ہے ' اور اسطرح گویا اپني اس حسرت کو ضبط نہیں کرسکا ہے کہ کاش الہلال " الہ آباد " یا " نینی تال " سے شائع ہوتا ! لیجعل اللہ ذالك حسرة في قلوبهم ! لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ دو چیزوں میں سے کسي ایک بہتر چیز کا انتخاب کیوں جرم سمجھا جاے ؟ ہم بغیر کسي تامل کے اعتراف کرنے کیلیے طیار ہیں کہ الحمد للہ ' ہمارا قیام ابتدا سے کلکتہ میں رہا ' اور اسلیے ہم نے کلکتہ ہي سے الہـــلال جاري کیا - پنجاب اور " مشہور " یو - پي کي سر زمین کی جگہ ہم ایک ایسي گورنمنٹ کے زیر حکومت رہنے کیلیے یقیناً قدرتي اسباب کے ممنون ہیں جو ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ آزادي پسند ' قانون دوست ' عاقبت اندیش ' اور فرضي خطروں سے زیادہ مخوف رہنے والي نہیں ہے ' اور ہم سمجھتے ہیں کہ غالباً گورنمنٹ بنگال کے متعلق ایسي راے رکھنا پایونیر کے نزدیک بھي " پرو جرمنزم " کے اعمال میں داخل نہوگا !

ہمارا ایسا یقین واقعات پر مبني ہے اور اسکے لیے بہت ہي قریبي مثال ہم نے یاد رکھي ہے - ہم خوش ہیں کہ ہمارا موجودہ وطن بنگال ہے جہاں " لشکر پور " کي مساجد کا واقعہ پیش آیا ' نہ کہ صوبجات متحدہ جو مسجد " کانپور " کے افسوسناک حادثہ کیلیے ہمیشہ یادگار رہیگا - ہزایکسلنسی لارڈ کارمائیکل کي گورنمنٹ کے سامنے " لشکر پور " کا معاملہ ٹھیک ٹھیک اسي طرح پیش آیا تھا جسطرح ہز آنر سر جیمس مسٹن کي گورنمنٹ کے سامنے مچھلي بازار کانپور کا واقعہ ' لیکن صرف اسي ایک واقعہ سے دونوں گورنمنٹوں کے اصول حکومت کا فرق سمجھا جا سکتا ہے کہ جبکہ مسلمانان کانپور کي حادثہ سے پہلے تمام کوششیں بیکار ثابت ہوئیں تو کلکتہ کے مسلمانوں کي صرف ایک عرضداشت پر اسکا دانشمند حاکم آمادۂ کار ہوگیا ' اور اس نے بہ نفس خود موقعہ پر پہونچکر تمام خطروں اور خدشوں سے لشکر پور کي سر زمین پاک کردي :

یزید سلیم و الا عز ابن حاتم !

(ادعا و ثبوت)

اسکے بعد مضمون نگار نے الہلال کي کسي گذشته اشاعت کا حواله دیا ہے جسمیں بقول اسکے ظاهر کیا گیا تها که " اٹلي کي غیرطرفداري اس کارروائی کا بدله ہے جو انگلستان نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے کی تهي "

همارے سامنے الہلال کي فائل موجود ہے - همیں یه جمله کہیں نہیں ملتا که " انگلستان نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے جو کارروائي کی تهي " البته یه بالکل سچ ہے که هم نے اٹلی کي غیر طرفداري کے اسباب پر بحث کي تهي' اور هر شخص کے لیے آغاز جنگ کے وقت یه ایک قدرتي سوال تها که با وجود جرمنی اور اسٹریا سے متحد هونے کے اٹلي نے کیوں اس موقعه پر علحدگي اختیار کی ؟ بلا شبه اسکے جواب میں هم نے لکها تها که اسکا بڑا سبب وہ واقعات هیں جو جنگ طرابلس کے وقت پیش آے - لیکن اگر ایسا لکهنا " جرمنیت " ہے تو هم نہیں سمجهتے که " پایونیر" اس وقت کیا کہیگا جب اُسے معلوم هوگا که اس جرم کا اصلي سر چشمه ایک انگریز مصنف مسٹر فرنسیس میکالا ہے جسنے اپني کتاب " اٹلیز وار " کے تیسرے باب صفحه (۲۸) میں حرف بحرف یہي لکها ہے' اور الہلال یقیناً ان معلومات سے فائدہ اٹهانے کا حق رکهتا ہے جو اُسے کتب فروشوں کے دکان سے ملسکتي هیں -

اسکے بعد مضمون نگار نے بہت سے دعوے جلد جلد جمع کردیے هیں اور چونکه انکے ثبوت میں کوئي اقتباس پیش نہیں کیا ہے اسلیے هم سمجهتے هیں که وہ " پایونیر" کے لیڈنگ آرٹیکل میں چهوا کر دینے کو بهی بمنزلۂ دلیل و برهان کے سمجهتا ہے - مثلاً وہ لکهتا ہے که جرمن پیش قدمي کي مقاومت پر مذاح کا سیلاب بہایا گیا - سقوط پیرس کو قطعي اور یقیني ظاهر کیا گیا - جرمن مراجعت کي تاویل کي گئي' اور اُسے بالکل پیرس سے قریب بتلایا گیا - وغیرہ وغیرہ -

چونکه یه محض ادعاء ہے' اسلیے اسکے جواب میں هم وقت ضائع کرنا نہیں چاهتے - ادعاء محض کے لیے انکار محض هر طرح کافی جواب ہے - لیکن " پایونیر" کے مضمون نگار کے پاس جب ایسے لوگ موجود تهے جو انکے لیے الہلال کے " پر اسرار " مضامین کا ترجمه کردیسکتے هیں (باوجود اسکے که " ترجمه کے بعد انکا اثر ضائع هو جاتا ہے یا کارگر نہیں هوتا ") تو اسکے لیے کیا مشکل تها که وہ تهوڑي سي زحمت اپنے حاشیه نشینوں کو اور دیتا اور الہلال کے " سیلاب مذاح " میں سے چند قطرے هي پیش کر دیتا - مگر اس نے ایسا نہیں کیا' اور اس سے معلوم هوسکتا ہے که گو وہ الہلال کے هر مضمون سے واقف ہے مگر دوسروں کو واقف کرنا پسند نہیں کرتا' اور اس پورے تین مہینے کي مدت میں صرف ایک هي اشاعت کے معروف اور غیر مربوط اقتباس پیش کرنے کے لیے مجبور ہے -

وہ تمام اشخاص جو الہلال کو جنگ کے بعد سے پڑهتے رہے هیں مضمون نگار کے ان دعووں کی راستي کا اندازہ کر سکینگے جو اس قدر وثوق کے ساتهه ایسے گئے هیں - جس وقت جرمني کي فوجیں پیرس سے روز بروز قریب تر هو رهي تهیں' حتی که محاصرہ کا خوف اسقدر یقیني هوگیا تها که گورنمنٹ فرانس مع ستره لاکهه آبادي کے پیرس چهوڑ چکی تهی - اسوقت شاید " پایونیر" کے دفتر میں ان تمام واقعات کا مطلب بالکل برعکس سمجها جاتا هو' ورنه الہلال نے تو اس سے زیادہ بالکل نہیں سمجها جو تمام دنیا سمجهرهي تهي - بلا شبه هم نے جرمني کے پیرس کے قریب آنے کا مطلب یہی قرار دیا که وہ قریب آرهی ہے - اور هم سمجهتے هیں که بلجیم کی سرحد سے نکلکر جب انسان جنوب کي طرف بڑهے تو اسکے معني صرف یہي هوسکتے هیں که وہ جنوب کی طرف بڑه رها ہے - اگر پایونیر کے پاس خبروں کے دیکهنے کیلیے کوئی ایسا آئینه موجود تها جسمیں هر چیز الٹي نظر آتی ہے اور جرمنی کے کولومبیرس اور نان ٹیول تک آ جانے کا مطلب وہ یه سمجهتا تها که پیرس سے روز بروز اسکے دشمن دور هوتے جاتے هیں' تو تعجب ہے که ایسي نادر و بیش قیمت تشریح کو اسکی عین ضرورت کے وقت کلکته کے " پرو جرمنزم " کي طرح کیوں پوشیدہ رکها گیا' اور کیوں فوراً شائع نه کیا گیا که سب سے پہلے الہلال کے صفحوں پر اُسے جگه دي جاتي ؟

همیں حیرت ہے که یه مضمون اسلیے لکها گیا ہے که لوگوں کو تعجب هو' یا اسلیے که الهـــلال کي نسبت انکا تعجب دور هو؟ کیا ممکن ہے که ایک ذي هوش انسان کسي شخص کو صرف اس بنا پر " پرو جرمن" قرار دینے کي جرأت کرے که اس نے ۶ - ستمبر سے ۳۱ اگست تک کے اخبار میں " محاصرۂ پیرس " کا خیال کیوں ظاهر کیا جبکه نه صرف تمام دنیا بلکه خود پیرس بهي اپنے محاصرہ کا انتظار کر رها تها ؟

البته یه صریح غلط ہے که الہلال میں " محاصرہ " کو " قطعي و یقیني " ظاهر کیا گیا - جس طرح واقعات کی بنا پر هر شخص آثار و علائم کو قیاسات کے ساتهه ترتیب دیتا تها' اسي طرح الہلال میں بهي همیشه امکان اور ظن و علائم کے کهلے کهلے اور غیر مشتبه لفظوں میں واقعات پر نظر ڈالی گئی - حتی که جو لیڈنگ آرٹیکل' ۶ ستمبر کے الہلال میں " یوم التغابن " کے عنوان سے نکلا ہے' اسکے آخر میں قرآن کریم کی آیۂ مقدسه کا اقتباس کر کے ایک طرح کي پیشین گوئي کي گئی تهي که عجب نہیں جو جرمنی آگے بڑهکر پهر واپس هوجاے - چنانچه لکها تها که " انه علی رجعه لقادر " (الله اسپر بهي قادر ہے که اُسے الٹے پانوں پهرادے) چنانچه ایسا هي هوا -

رها جرمن مراجعت کي تاویل اور اُسے ایک " جنگي مصلحت" قرار دینا' تو هم نہیں سمجهتے که اس عجیب الحواس دماغ کیلیے کیا کریں جو ایک کو مجرم بنانے کي هوس میں تمام دنیا کو مجرم بنانے کي بلکه خود اپنے تئیں مجرم کہنے کي کوشش کا حریص ہے ؟ پایونیر کو چاهیے که وہ اس خطرناک رویه سے جلد باز آ جاے - کیونکه اسکے تمام پهینکے هوے پتهر " جرمن پیشقدمي " کي طرح سامنے نہیں بلکه عقب کي طرف جا رہے هیں !

وہ جرمن مراجعت کے مصالح پر بحث کرنے کو " پرو جرمنزم" کا ایک ثبوت قرار دیتا ہے' مگر یه کیسا عجیب " پرو جرمنزم " ہے جسکا تمام مواد حرف بحرف برٹش پریس بیورا اور سنسر کي منظور کردہ انگلش میل نے تقسیم کیا' اور تقریباً هر انسان نے جو دماغ رکهتا تها' اسمیں یکساں حصه لیا ؟

هم نے اس مضمون کے آخر میں لنڈن ٹائمس' مورننگ پوسٹ' ڈیلي کرانیکل' ٹروتهه' گلوب' اسٹینڈسمین' ٹائمس اف انڈیا' ڈیلي نیوز' سول اینڈ ملیٹري' اور سب سے آخر مگر سب سے پہلے " پایونیر " کے اقتباسات جمع کردیے هیں جن میں " پرو جرمنزم" کی تقریباً هر طرح کي کم اور زیادہ خوفناک شاخیں نظر آئینگي - اور پبلک اندازہ کرسکے گي که یه پتهر جو پایونیر نے اٹهایا ہے' اسکا اصلي مستحق کسکا سر ہے ؟

(دو عنصر)

اس مضمون کي ایک خاص خصوصیت یه ہے که وہ صرف دو عنصروں هی سے مرکب ہے - یا تو اسمیں کذب ہے یا پهر راستي کذب آمیز - یعني یا تو وہ سچ نہیں بولتا - یا بولتا ہے تو جهوٹ کو بهي فراموش نہیں کرتا - یه سچ ہے که جرمن مراجعت کی نسبت یه خیال ظاهر کیا گیا که وہ شاید ایک جنگي مصلحت ہے - لیکن نه تو اسمیں

یقین تھا اور نہ اطمینان - بلکہ ایک کھلا قیاس جسکا اثر " ترجمہ کے بعد " بھی قائم رہسکتا ہے' اور جو تقریباً انگلستان اور هندوستان کے هر اخبار میں ظاهر کیا گیا ہے -

(ایمـــڈن)

اسکے بعد وہ ان سب سے بھی خوفناک تر " جرمنزم " کی پبلک کو خبر دیتا ہے' اور بطور ایک تسلیم شدہ اور غیر محتاج تشریح جرم کے ظاهر کرتا ہے کہ " ایمڈن جہاز کی کامیابیوں سے ایک وسیع سرمایہ طیار کیا گیا "

جرم کی یہ دفعہ بظاهر مختصر اور مبہم چھوڑدی گئی ہے اور اسکے حصے میں ایک سطر سے زیادہ قوت نہیں آئی - ابتدا میں خیال هوتا ہے کہ یہ محض اختصار بیان ہے' یا مضمون نویس کا فیاضانہ تسامح کہ وہ الهلال کے " پرو جرمنزم " رازوں کو زیادہ افشاء کرنے کا شائق نہیں - لیکن فی الحقیقت نہ تو یہ اُس قلم کی اختصار پسندی ہے جو باریک ٹائپ کے دو بڑے کالم سیاہ کرسکتا ہے' اور نہ هی کوئی " غیرجرمن " قسم کا " تسامح " جیسا کہ اسکے خیال میں گورنمنٹ هند الهـــلال کے ساتھ کر رهی ہے - دراصل یہ ایک نہایت اعلی درجہ کی حملہ آورانہ چالاکی ہے جسکے چند لفظوں کے اندر ایک بہت بڑا سرمایۂ خدع و فریب پوشیدہ رکھا گیا ہے -

اول تو وہ " ایمڈن " کے متعلق الهلال کی روش کو اسطرح سرسری طور پر بیان کرتا ہے گویا یہ ایک بہت هی واضح اور کھلی بات ہے اور اسکے لیے مزید بیان کی ضرورت نہیں - پھر " ایمڈن کی کامیابیوں " اور " وسیع سرمایہ " کے الفاظ لکھکر بالکل خاموش هو جاتا ہے اور کوئی ثبوت پیش نہیں کرتا - اس سے اسکا واضح قصد یہ ہے کہ پڑھنے والے کے ذهن میں " کامیابیوں " اور " وسیع سرمایہ " سے یہ خیال پیدا کرائے کہ الهلال میں ایمڈن کے تاخت و تاراج کے واقعات کے متعلق بے شمار مضامین نکلے هونگے' اور ان میں نہایت هی مبالغہ اور اغراق کے ساتھ اسکی " کامیابیوں " کو (جسکے لیے وہ خود بھی کامیابی کے سوا اور کوئی لفظ لانا پسند نہیں کرتا) چمکایا هوگا - اور چونکہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ اصلیت کیا ہے' اسلیے اسکا زیادہ تذکرہ نہیں کرتا اور بالکل مبہم و غیر معین الفاظ بول کر چپ هو جاتا ہے - کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایسا کرنے سے غلط فہمیوں کے پیدا کرنے کا شریفانہ مقصد حاصل نہ هوگا !

یہ ہے وہ ایک نیم رسمی اور معزز اخبار کی ذمہ داری' اور یہ ہے وہ دیانت بیان و صدق روایت جسکو اپنے ساتھ لیکر پاینیر کلکتہ کے " پرو جرمنزم " کی تلاش میں نکلا ہے ؟ فویل لهم مما کتبت ایدیهم ' و ویل لهم مما یکسبون !

اسٹیٹسمین نے کالم کے کالم ایمڈن کے متعلق صرف کیے اور اسکی شرافتوں کی بارها داد دی - حتی کہ یہاں تک لکھدیا کہ " اگر وہ دشمن نہوتا تو هم اسکے لیے دعا کرتے " وہ گورنمنٹ هند پر ایک ایسے سخت لہجے میں جو موجودہ عہد کے لیے کسی طرح موزوں نہیں هو سکتا اعتراض کرتا رها کہ اسکی غفلت ایمڈن کے تاخت و تاراج کی اصلی ذمہ دار ہے - لاهور کا سول اینڈ ملیٹری ایمڈن کو " سمندر کے عقاب " کا لقب دیتا ہے' اور کہتا ہے کہ اسکا نشانۂ نگاہ بے پناہ ہے - پھر وہ ایمڈن کے کپتان کی بہادری کا علانیہ گیت بھی گاتا ہے کہ وہ Resolute and Pluck (بلند همت اور صاحب ثبات و استقامت) ہے - اسی طرح ٹائمس آف انڈیا امپائر' ڈیلی نیوز' اور انگلشمین' هر روز اپنے بے شمار بڑے بڑے کالم اسکے عجائب و غرائب اور خوارق و معجزات کے بیان کرنے میں خرچ کرتے رہے هیں' اور اسقدر اسکی عظمت کا سامان فراهم هوگیا ہے کہ اگر کوئی اصلی " پرو جرمن " دفتر کلکتہ میں موجود هوتا اور وہ اس تمام سرمایہ کو اقتباس و ترجمہ کے بعد شائع کرتا تو نہیں معلوم' هندوستان کی افواہ پسند اور عام پبلک کا خوف و دهشت کس درجہ خطرناک هو جاتا ؟

الهـــلال نے اس قسم کی کوئی بات بھی نقل نہیں کی - وہ پبلک کو همیشہ اطمینان اور سکون کی نصیحت کرتا رها - یہ بڑی سے بڑی خدمت ہے جو ایک پریس اسوقت ملک کی کرسکتا ہے - پھر کیا پاینیر بتلا سکتا ہے کہ ایمڈن کا " وسیع سرمایہ " الهـلال نے فراهم کیا' یا خود اس نے اور اسکے اخوان طریقت نے ؟ اور کیا وہ چاهتا ہے کہ خود اسی کی صرف ایک هفتہ کی اشاعتوں سے وہ سرمایہ هم جمع کرکے شائع کردیں' جو " ایمڈن کی کامیابیوں " کے متعلق اس نے فراهم کیا ہے ؟

(تنکا اور شہتیر)

سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ " روسی فتوحات " کے متعلق بھی الهلال کا ذکر کرتا ہے اور یہ بالکل بھول جاتا ہے کہ اس بارے میں خود اسکا " پرو جرمنزم " برلینز ٹیجی لیٹ " سے بھی زیادہ خطرناک رها ہے - وہ کہتا ہے کہ الهـلال نے " روسی فتوحات کو کم کرکے دکھلایا " - ممکن ہے کہ ایسا هی هو' تاهم ابتک اس نے پیٹرو گریڈ کے اعلانات کی اسقدر تذلیل و تحقیر تو نہیں کی هوگی جسقدر خود " پاینیر " برابر کرتا رها ہے - اسکو چاهیے تھا کہ اس مضمون کی اشاعت سے پہلے اپنی فائل پر ایک نظر ڈال لیتا - گذشتہ ایک ماہ کے اندر یہ کس نے کہا ہے کہ روسی اعلانات دنیا سے مزاح کررہے هیں اور انکی بیان کردہ فتوحات نا ممکن الاعتبار هیں ؟ وہ کون تھا جس نے اسٹرین قیدیوں کی تعداد کا میزان نکالا تھا اور کہا تھا کہ اسکے معنی اسکے سوا کچھ نہیں هو سکتے کہ اسٹریا کا خاتمہ هوگیا ہے حالانکہ خاتمہ نہیں هوا ؟ پھر شاید وہ اخبار بھی الهلال نہیں بلکہ خود پاینیر هی تھا جس نے فرانس کے میدانوں میں ۸۰ هزار جرمن لاشوں کی خبر پر اپنی شرمندگی کو غصہ کی شکل میں ظاهر کیا تھا' اور جھنجھلا کر پوچھا تھا کہ " ۸۰ هزار لاشیں کیونکر شمار کی گئیں ؟ " کیا یہ سب کچھ دنیا کے اس عظیم الشان اخلاقی واعظ کے قول کی ایک نئی تصدیق نہیں ہے جس نے اپنے پیروں سے کہا تھا کہ " تو جو اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے' اپنی آنکھ کے شہتیر پر کیوں خیال نہیں کرتا ؟ اے ریاکار ! تو پہلے اپنی آنکھ سے شہتیر نکال ؟ " (متی ۷ : ۵)

بہر حال هم کہاں تک ایک صریح خیرہ بیانی پر صرف وقت و دماغ کریں ؟ اسکا هر بیان تحریف بیانی اور غلط سرائی میں اپنی قسم کی کامل مثال ہے اور اسکے لیے بحث و رد بالکل لا حاصل ہے -

(مسئلۂ تصاویر)

مضمون نگار نے الهلال کی اشاعت دادہ تصویروں کو بھی اسکے فرضی پرو جرمنیزم کے ثبوت میں پیش کیا ہے' اور لکھا ہے کہ زیادہ تر جرمن طاقت کو نمایاں کرنے والی تصویریں شائع کی گئی هیں - هم حیران هیں کہ اس شخص کے متعلق کیا کہیں جو ایک با وقعت اخبار کے صفحات پر صدق روایت کی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کرتا اور صریح واقعہ کے خلاف قلم اٹھاتا ہے ؟ شاید هی دنیا میں کوئی غلط بیانی اس سے زیادہ ادعا کے ساتھ کی گئی هوگی جیسی کہ یہ ہے - اول تو جرمن تصویروں کی اشاعت اگر پرو جرمنیزم ہے تو یہ ایک ایسا جرم ہے جس میں الهلال سے زیادہ گریفک' اسفیر' لنڈن نیوز' دی وار' لنڈن ٹائمس ویکلی السٹریشن' اور ٹائمس آف انڈیا کا زیادہ حصہ ثابت هوگا جو

اس وقت تک جرمني کی بحري اور بري قوت کے بے شمار مناظر شائع کر چکے هیں - اور علی الخصوص لندن ٹائمس اپني " هسٹري آف دي وار " میں هر هفته اس " جرمنیزم " کا مواد بکثرت تقسیم کرتا رهتا هے - ثانیاً یه بیان بهی انتهائي درجه کا غلط هے که " زیاده تر جرمنی اقتدار کو نمایاں کرنے والي تصویریں الهلال میں شائع کي گئیں " اور گو اس مضمون کی هر غلط بیانی اپني قسم کي اعلی غلط بیاني هے' لیکن اس غلط بیانی تک تو کوئي غلط بیاني بهي نهیں پهنچ سکتي - الهلال میں ۱۹- اگست سے جنگ کے متعلق تصویروں کي اشاعت شروع هوئي هے - اس وقت تک ۱۰۱ تصویریں نکل چکي هیں ' لیکن ان میں بمشکل ۷ تصویریں جرمني کے متعلق هونگي ' اور وه بهی اسکي فتوحات یا عظمت کے متعلق نهیں ' بلکه خود قیصر کي جو تمام شاهان جنگ کے سلسلے میں شائع هوئي ' یا ایک دو جهازوں کی ' یا نهر کیل کی -

اسکے مقابلے میں ۹۴ تصویریں هیں جو برطانیه ' فرانس ' اور روس کے متعلق شائع هوئي هیں' اور علی الخصوص ان میں انگریزي افواج کے اجتماع ' برٹش بیڑے کے عظیم الشان مناظر ' ساحل ڈوور میں جهازوں کي صفیں' اسپیٹ هڈ میں بحري نمائش ' مشهور برٹش ڈریڈ ناٹ ' ڈسٹرائر' سب میرین ' انکی هولناک توپیں ' سمندر میں عجیب و غریب حکمراني ' برطانیه کي تاریخي فتوحات ' اور بے شمار موثر مقامات و اشخاص اور افواج و اسلحه کي تصویریں ضروري تشریح کے ساتهه دي گئي هیں' اور یه وه کام هے جو تمام هندوستان میں تنها اردو السٹریٹیڈ جرنل هونے کي وجه سے صرف الهلال هي کرسکتا تها اور اس نے بلا امید اعتراف کیا -

اگر اس مضمون کا لکهنے والا فی الحقیقت الهلال کو غور و نظر سے مطالعه کرنے والا هے جیسا که وه اسکي اشاعت کے حوالے دیکر ظاهر کرتا هے' تو یقیناً اس سے بهي اسے واقف هونا چاهیے که آخري هفتوں میں جبکه ایمڈن کے تاخت و تاراج سے هندوستان کی ناواقف پبلک پریشان هو رهي تهي ' تو صرف الهلال هي تها جس نے هندوستان کي اندروني فوجي استعداد کے مسلسل مناظر شائع کرکے پبلک کے اندر اس درجه اطمینان اور اعتماد پیدا کردیا ؟ کیا اسنے وه دس سے زیاده تصویریں نهیں دیکهي هیں جن میں میدان کلکته کي فوجي حرکت ' هزارها والنٹیروں کي قواعد ' توپخانوں کي مشق ' اور جرمن اور اسٹرین جهازوں کی تصویریں جو قید کرلیے گئے هیں ' نمایاں کی گئي هیں ؟ کیا یه سب کچهه ایک پر اسرار جرمنیزم هے جس کي نه تو شمله کو خبر هے اور نه دارجلنگ کو مگر پایونیر کے پرنٹینگ هاوس کے اندر انکي نسبت کوئی مافوق الفطرة الهام هو رها هے ؟

(بلجیم کي خوش قسمتی)

مضمون نگار نے ایک تصویر کا حواله دیا هے جو ۱۷ اکتوبر کو الهلال میں نکلي هے اور جسمیں بلجیم کے متعلق " بد بخت " کا لفظ لکها هے - نیز قرآن کي ایک آیت لکهی هے جسکا مطلب یه هے که انسان کي ساری مصیبتیں خود اسي کی پیدا کی هوئي هیں - مگر هم نهیں سمجهتے که ایسا لکهنے میں کونسي جرمنیت پوشیده هے ' جو اسقدر واضح هے که اسے پایونیر نے بغیر تشریح کے چهوڑ دیا هے ؟ آج دنیا میں کون هے جسے بلجیم کي بدبختی پر جو اس بے دردي کے ساتهه تباه کردیا گیا افسوس نهوگا ' اور ابتدا جرمني کا اس سے سلوک بد بختي نهیں بلکه خوش قسمتی هے ؟ اگر پایونیر کے پاس ایسے مددگار موجود هیں جو قرآن کي آیتوں کا ترجمه کرسکتے هیں' تو یقیناً اسے مسلمانوں کے مذهبي اعتقاد کا بهي حال معلوم هونا چاهیے - بلاشبه هم مسلمان اپنے خدا کو رحیم و عادل سمجهتے هیں اور همارا عام قاعده هے که هر مصیبت کے وقت یقین کرتے هیں که جو کچهه هوا اسکے خود هم هي ذمه دار هیں' خدا کبهي بهی کسي پر ظلم نهیں کرتا اور مسلمانوں کي مذهبي تاریخ میں کوئي قصه صلیب کے متعلق نهیں آیا هے - پهر پایونیر هم سے اس اعتقاد کے متعلق کیا چاهتا هے ؟

اگر " پایونیر " برهم هے که " بلجیم " کو " بدبخت " کیوں کها گیا تو اسکا صرف یهي مطلب هوسکتا هے که وه اسے " خوش قسمت " سمجهتا هے - اگر ایسا هو تو یه بڑي هی تمسخر انگیز بات هوگي ' مگر هم سمجهتے هیں که جو شخص "جرمن پیش قدمي" کو "پیش قدمي" کے معنوں میں لینا جائز نه سمجهتا هو' جو معاصره پیرس کے آثار کے تذکره کو بهي پسند نه کرتا هو حالانکه تمام دنیا جسمیں وه خود بهي شامل هے معاصره کو بالکل قریب دیکهه رهي تهي ' اور جو ایمڈن کی " کامیابیوں " کے بیان کو (باوجودیکه وه خود بهي اسے " کامیابیوں " کے لفظ سے تعبیر کرتا هے) الهلال کے صفحوں پر آنا خطرناک کهتا هو حالانکه انکي حقیقت سے منکر نهو ' تو ایک ایسی دماغي طوائف الملوکي (انارکي) کیلیے یه کچهه بهی بعید نهیں هے که وه عین اس وقت جبکه بلجیم کي ساري هستی فنا هوگئی هو' اسے " خوش قسمت " کے نام سے اپنے رائٹنگ ٹیبل پر پکارتا هو -

(اسلحهٔ جنگ کي آخري نمایش)

ان تمام مرحلوں کے طے کرلینے کے بعد اب مضمون نگار زیاده مسلح هوکر همارے سامنے آتا هے اور ادعا و فریب کي جگه پهلی مرتبه " ثبوت " کا حربه پکڑتا هے - وه ۷ - اکتوبر کے الهلال سے ایک لمبا چوڑا اقتباس ترجمه کرتا هے جو اسکے خیال میں کلکته کے " پرو جرمنزم " کے ثبوت کیلیے سب سے آخري قسم کي منزل هے' اور جو اسقدر قوي هے که اسکے پیش کرنے کے بعد اسکا کام بالکل پورا هو جاتا هے - چنانچه جونهي یه اقتباس ختم هوجاتے هیں' وه اسطرح جلد هم سے رخصت هوجاتا هے گویا اس نے اپنے مشن کو بالکل مکمل کردیا !

اسنے الهلال کے مضمون " سقوط انٹورپ " کے ترجمه کرنے کي وه عظیم الشان ادبی مهم سر کرني چاهي هے جسکي نسبت وه پهلے کهه چکا هے که " ترجمه کے بعد اسکا اثر زائل هو جاتا هے " - غالبا اسکا مقصد اس سے یه هے که سرکاري ترجمه کے دفتروں کے سامنے ایک نمونه ایسے ترجمه کا پیش کیا جاے جسمیں ترجمه کے بعد اصل خطره ضائع نه هو بلکه اور زیاده هیبت ناک و خطرناک هو جاے !

یه مضمون کا وه حصه هے جسمیں انٹورپ کے آخري واقعات مختصراً درج کیے گئے هیں اور تمام دنیا کی طرح تعجب کیا گیا هے که اسقدر مستحکم مقام کیونکر ساقط هوگیا - نیز جرمني کی نئي توپوں کا تذکره کیا هے' جنکي نسبت هندوستان بهر میں سب سے پهلی مرتبه اور سب سے زیاده خود " پایونیر " هی نے خوف اور دهشت دلایا تها !

اس ترجمه میں بهت سی غلط فهمیاں جمع کیگئي هیں . وه علم ادب کی ادبی شاخ کا (اگر کوئي ایسی شاخ هو) ایک بهترین نمونه هے ' جسکا موضوع ایک زبان کے مضمون کو اسی دوسري زبان میں ضمنی اور پوشیده تحریفات کے ذریعه بدل دینا قرار دیا گیا هے - همارے سامنے " پایونیر " نے کوئی نمونه ایسے غیر مفتوح لٹریچر کا تو پیش نهیں کیا جو انگریزي میں آنیکے بعد " اپنا اثر کهو دیتا هے " البته ان اقتباسات کے ذریعه ایک عمده نمونه وه اپني ادبي هشیاري کا ضرور دکهلا سکا هے ' جو ایک بے خطر چیز کو بهي خطرناک بنادیسکتي هے -

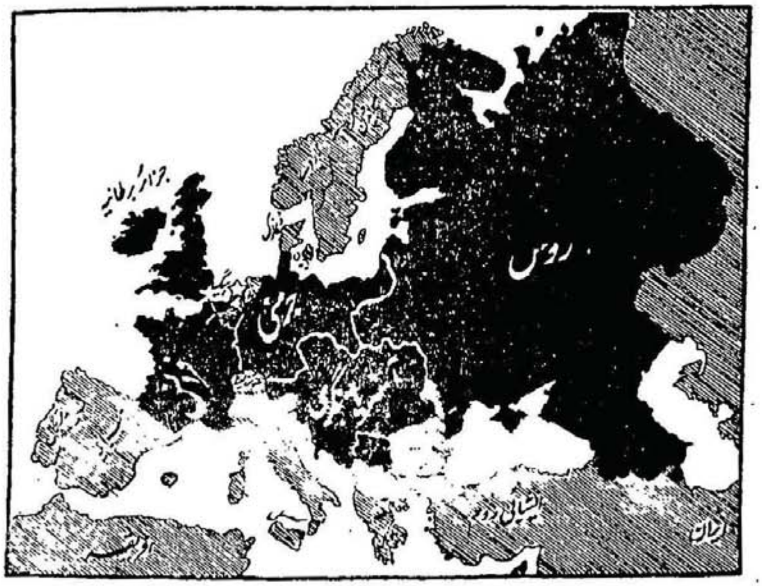

جنگ یورپ کي ظلمت فساد و بقیۂ امن کا یہ نقشہ ہے جسے ریویو اف ریویوز لنڈن نے شائع کیا ہے - جسقدر حصہ سیاہ ہے جنگ کي تاریکي اسپر مسلط ہوچکي ہے ' اور جسقدر سفیدي باقی رہگئی ہے ' نہیں کہا جاسکتا کہ کتنے دنوں کي مہمان ہے - جس وقت یہ نقشہ ترتیب دیا گیا اس وقت تک پرتگال او ر ٹرکی کا حصہ جنگ میں شامل نہ تھا ' مگر اب

ان حصوں میں بھي سیاهي پھیلا دیجیے : و الله ولي الذین آمنوا یخرجهم من الظلمات الی النور *

ایسا هی ایک نقشہ امریکہ کے " دي - کرسچین هیرلڈ " نے بھي چند هفتے هوے سرخ و سفید شائع کیا تھا -

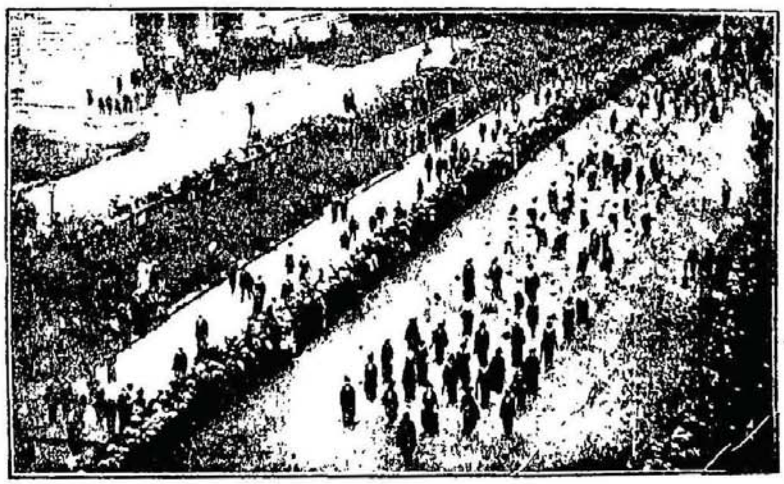

یہ تصویر امریکہ کے ایک اخبار " دي - کرسچین هیرلڈ سے نقل کي گئي ہے - اسمیں نیو یارک کے اس مظاهرہ کو دکھلایا گیا ہے جو پچھلے دنوں جنگ یورپ کے بر خلاف امریکن پبلک نے کیا تھا - لیکن اب یہ سب کچھ بے فائدہ ہے کیونکہ سورج ڈوب چکا اور تاریکي ناگزیر ہے !

هز امپیریل میجسٹی شاہ برطانیہ و قیصر ہند

یہ تصویر نہایت اہم اور دلچسپ ہے - ... میں برطانیہ ... کے بحری استحکامات دکھائے گئے ہیں - سامنے ساحل ہے اور ساحل سے لیکر اندرون دریا ... ایک وسیع دائرہ قلعہ کے ... حصار کا بنایا گیا ہے - جنگی ... بیڑہ دفاع کیلیے مستعد ... ہے - یقین کیا جاتا ہے کہ یہ دنیا کا بہت بڑا ساحلی استحکام ہے -

قیصر جرمنی

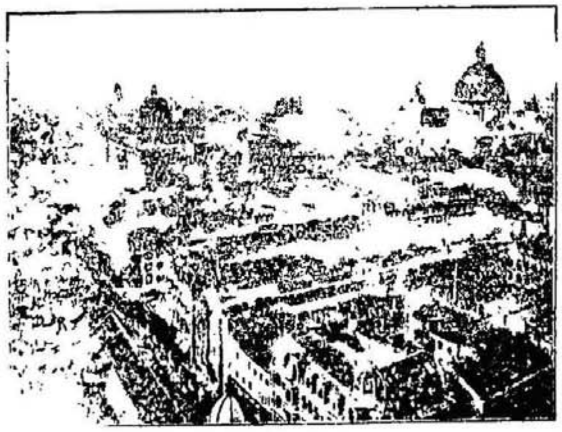

جرمني [illegible] دارحکومت "برلن" کا ایک عمومي [illegible]

هندوستان كي سكهه پلٹن كا ميدان جنگ ميں ورود !

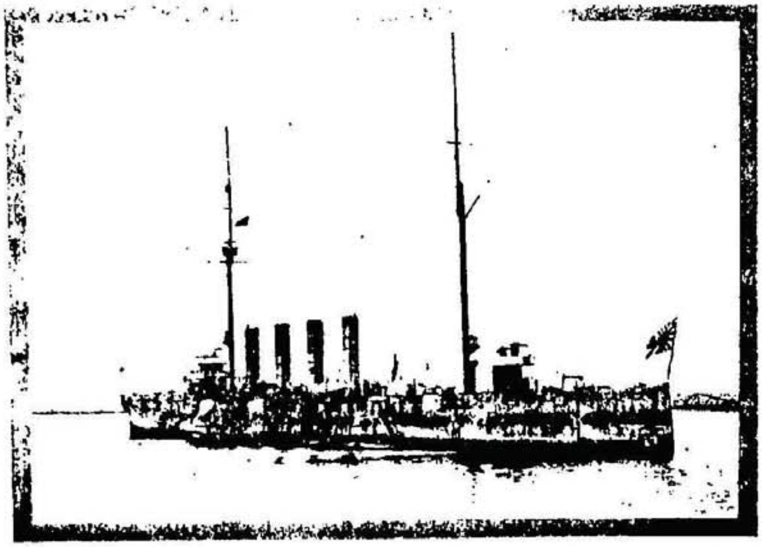

جاپاني كروزر " چيكوما " جو " ايمڈن " كے تاخت و تاراج كا انسداد كرنے كيليے هندوستان ميں
آيا هوا هے اور ٨ - اكتوبر كو مدراس ميں تها

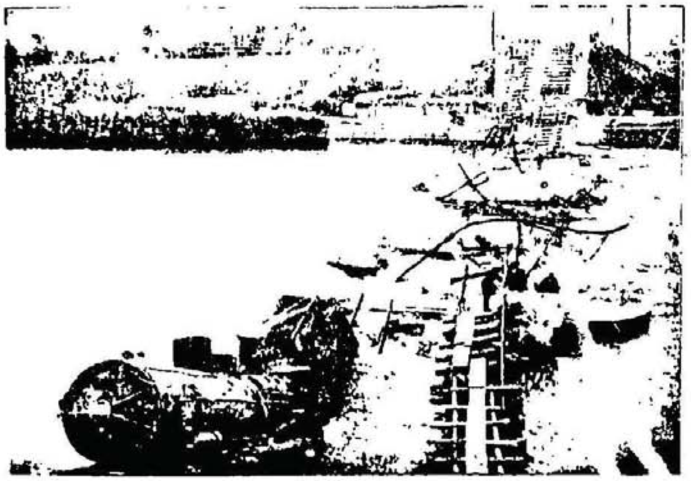

دريا ے ارالس كا پل جس پر سے باهدين زخمي جارهے تهے مگر
جرمن سپاهيوں نے پل توڑ ديا اور غرق آب هوگئے !

القـــارعـــه !

القارعة ! ما القارعه ؟ و ما ادراک ما القارعه ؟ هاں ' وہ ایک واقعۂ کبری ہے جسے پیش آنا تھا اور پیش آیا : لیس لوقعتها کاذبه ' خافضة رافعه ! وہ ایک حادثۂ عظیمه ہے جسکے لیے ہم سب اندیشه ناک تھے ' مگر بالاخر تقدیر غالب آئي : ذالك تقدير العزيز العكيم ! وہ مشیت الهي کي ایک اجل مقدر ہے جسے بہتوں نے ٹالنا چاہا مگر نه ٹلي : فما له من قوة و لا ناصر ! وہ تقدیر آسماني کا ایک فیصله ہے جس سے زمین والوں نے بچنا چاہا مگر نه بچ سکے : کتب عليكم القتال و هو كره لكم ! وہ انساني عزائم کي ایک نئی شکست ہے جسنے مشیت الهي کو واضح کردیا : ما تسبق من امة اجلها و ما يستاخرون ! اور زمین کے موسم خونیں کی ایک نئي بدلی ہے جسکي گرج کو کانوں نے لرزکر سنا اور جسکی بجلیوں کو آنکھوں نے خیرہ ہوکر دیکھا : یوم تبدل الارض غیر الارض و السماوات ! وہ دہشتوں کي ایک شب تاریک ہے جسکي شام خوف و طمع سے مضطرب تھي : و هو الذي يريكم البرق خوفا و طمعا ! اور ہولناکیوں کي ایک فضاء خونیں ہے جسکی ظلمت نے دن کی بقیه روشني کو بھي ڈھانپ لیا !

فلا اقسم بالشفق ' والليل	" پس شفق کی قسم جبکه اسکي سرخي
و ما وسق ' و القمر اذا	نے زمین کے عہد خونیں کي خبر دي '
اتسق ' لتركبن طبقا	اور رات کي قسم جبکه وہ تاریک ہوئي '
عن طبق (۸۴ : ۱۴)	اور ان سب کی جنکو اسکي تاریکي

نے چھپا لیا ' اور پھر چاند کی جبکه اسکي روشني پوري ہولي ' که تم سب ایک امر مقدر کے ماتحت ہو ' اور ضرور ہے که انقلاب لیل و نہار کے ان مراتب ثلاثه کی طرح تم بھي یکے بعد دیگرے منازل تبدل و تغیر سے گذرو ! "

غرضکه بالاخر وہ دن آگیا جسکو گو ہم نے نہیں بلایا لیکن اُسے آنا تھا اور اس قدیر و حکیم کا فیصله یہي تھا : یوم یکون الناس کالفراش المبثوث ' و تکون الجبال کالعهن المنفوش ! فاما من ثقلت موازينه فهو في عيشة راضيه ' و اما من خفت موازينه فامه هاويه ! و ما ادراک ما هيه ؟ " نار حاميه " ! ! (۱۰۱ : ۴)

(اعلان حرب)

یعني دولة عثمانیه اور دول متحدۂ ثلاثه کے مابین پہلي نومبر کو اعلان جنگ ہوگیا : انا لله و انا اليه راجعون !

(تین مسئلے)

اس وقت تین مسئلے ہمارے سامنے ہیں ' اور گو انکو ایک ہي وقت اور ایک ہي حادثه نے پیدا کیا ہے ' تاہم انکے نتائج بالکل مختلف ہیں ' اور ان میں سے ہر ایک مسئله ایک مستقل اثر اور ایک علحدہ حکم رکھتا ہے :

(۱) اسباب و واقعات جنگ -

(۲) مسلمانان ہند اور دولة عثمانیه کا تعلق ' اور مسئلۂ خلافة اسلامیۂ عظمی -

(۳) ہندوستان کي داخلي حالت کا سوال -

ہم چاہتے ہیں که جہاں تک ممکن ہو ' اختصار کے ساتھه اور سادہ لفظوں میں انپر نظر ڈالیں -

ایک ایسے نازک وقت میں جیسا که یه ہے ' ہم کوشش کرینگے که گورمنٹ کے سامنے کرورہا مسلمانان ہند کے اصلي خیالات و افکار کو واضح کر سکیں کیونکه ہمارے عقیدے میں حقیقت کے اخفاء سے بڑھکر کوئي بغاوت اور غداري نہیں ہوسکتی ' اور حق و باطل کي مخلوط صداؤں کا جو ہجوم ہر طرف سے بڑھرہا ہے اسمیں خالص سچائي نا پید ہے -

(تین جماعتیں)

لیکن جبکه ہم ان تین مسئلوں پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں تو ہمیں بلا تشریح مزید یه بھي ظاہر کر دینا چاہیے که اس وقت ملک میں تین جماعتیں موجود ہیں :

(۱) طبقۂ متوسطین اور عام مسلمان جو صرف سنتے اور سونچتے ہیں مگر بولتے نہیں - کیونکه اظہار راے کے وسائل انکے پاس نہیں ہیں - یہي جماعت اصلي پبلک ہے اور اسی سے سات کرور مسلمانوں کي تعداد پوري ہوتي ہے - اسکے اعتقادات اصلي اعتقادات ' اور اسکے خیالات ہي پر " عام خیال " کا اطلاق قدرتاً ہو سکتا ہے -

(۲) چند راستی پسند لوگ جو اظہار راے و اعلان حقیقت کے وسائل رکھتے ہیں ' لیکن انکے ضمیر سے زیادہ طاقتور انکي کمزوري ہے - اس لیے وہ ڈرتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں - یا بولتے ہیں مگر صاف صاف نہیں بولتے -

(۳) اونچے طبقه کے لوگ جنکي ریاست ہندوستان میں قائم ہے ' کیونکه ترقي یافته ممالک کي طرح ہندوستان میں جمہوري اقتدار متشکل نہیں ہے اور مستقل ہستي نہیں رکھتا - پس اظہار راے کے ہر موقعه پر یہي لوگ آگے بڑھتے ہیں اور گورنمنٹ کے قرب و اعتماد کے وسائل بھي صرف انہي کو حاصل ہیں - یه فرقه یا تو پہلي جماعت سے بے خبر ہے ' یا اکثر حالتونمیں گرفتار نفاق و تصنع ' و مبتلاے اغراض شخصیه و ذاتیه - اسکا وجود گورنمنٹ اور عام پبلک کے درمیان ایک ایسي دیوار ہے جو ایک طرف کي روشني دوسري طرف پہنچنے نہیں دیتي - وہ اکثر حالتوں میں قوم سے زیادہ گورنمنٹ کیلیے خطرناک ہے - کیونکه گورنمنٹ کو اصلیت سے ٹھیک ٹھیک واقف ہونے میں حائل ہوتا ہے ' اور اپنے ذاتي اقتدار اور رسوخ کي بھوک میں ملک اور گورنمنٹ کي بڑي سے بڑي مصلحت کو بھي قربان کردینے کیلیے آمادہ ہے -

پہلي جماعت ان سے بالكل الگ هے اور انكے متعلق كولي اثر اپنے اندر نہيں ركهتي - بلكه روز بروز تفريق اعتقاد اور تضاد فكر كي جهيل ان دونوں كے درميان رسيع تر هوتي جاتي هے -

هم صرف يه چاهتے هيں كه پہلي جماعت كي حالت اس مسئله كے متعلق گورنمنٹ پر واضح كرديں' اور دوسري جماعت كي كمزوري سے بچنے كي كوشش كريں' تاكه تيسري جماعت كي ناعاقبت انديشياں ايك نازك ترين وقت ميں گورنمنٹ كيليے خواہ مخواہ مشكلات پيدا نه كرديں - اگر سچائي كو اسكي اصلي ضرورت كے وقت پيش نه كيا جاے تو اسكے وجود كا اعتراف بيكار هے' اور چراغ جلانے كا اصلي وقت غروب آفتاب كے بعد آتا هے نه كه پچهلي پهر كو - گورنمنٹ كے پاس جن چيزوں كے معلوم كرنے كے وسائل ضرورت سے زيادہ موجود هيں انكے پيش كرنے سے كيا حاصل ؟ اگر "خير خواهي" كو اسكے حقيقي معنوں ميں بولا جاتا هے تو آج بر اعظم هند ميں گورنمنٹ اور ملك كيليے كولي چيز بهي ضروري نہيں هے - الا وہ جو آج همارے پاس هے -

پہــــلا مسئلـــــه

اولين مسئله جو اس سلسلے ميں سامنے آتا هے وہ اسباب و محركات جنگ هيں ' اور انكے متعلق مسلمانوں كا وہ اعتقاد جو واقعي طور پر انكے دلوں ميں موجود هے - هم اسقدر مختصر لفظوں ميں جسقدر كه هو سكتے هيں انكي تشريح كرينگے -

هم يہاں مسئلۂ مشرقيه كے ان تاريخي مباحث كو چهيڑنا نہيں چاهتے جو بہت تفصيل و بسط كے محتاج هيں اور پچهلے چند سالوں كے اندر بار بار بحث ميں آچكے هيں - هم دولة عثمانيه اور انگلستان و جرمني كے اثرات و غلبه كے مختلف دوروں كے تاريخي حالات بهي بيان نہيں كرينگے ' اور نه سلطان مخلوع (عبد الحميد) كے عہد سے ليكر نوجوان تركوں كے موجوده عہد تك كے ان واقعات كو جمع كرينگے جنكي ترتيب سے عثماني جرمنزم كي مكمل تاريخ سامنے آسكتي هے - نيز اسي طرح ان تمام حالات و حوادث كو بهي نظر انداز كردينگے جو معاهدۂ سنه ۱۹۰۷ كے بعد سے پيش آے ' اور جنكي وجه سے قدرتي طور پر اتحاد و ترقي كي اوس جماعت ميں " جرمنزم " نے نفوذ كيا جس نے اپنا عہد مصيبت تمام تر لندن اور پيرس كي آزاد سرزمين ميں بسر كيا تها اور اسكي محبت اپنے ساتهه ليكر قسطنطنيه آئي تهي - يه تمام مطالب ايك نہايت تفصيلي صحبت كے طالب هيں ' اور ممكن هے كه كسي دوسرے وقت " اتحاد و ترقي اور جرمنزم " كے عنوان پر هم ايك مستقل مقاله لكهيں - يہاں هم صرف ان نہايت قريبي واقعات كو لكهينگے جو يكے بعد ديگرے موجوده جنگ كا مواد بنتے گئے -

اس سلسلے ميں سب سے زيادہ اهم اور سب سے پہلا واقعه جرمني كے دو جنگي جہازوں " گوبن " اور " بريسلا " كا هے -

جس وقت يورپ ميں جنگ كا اعلان هوا هے ' دولة عثمانيه كے دو ڈريڈ ناٹ " رشاديه " اور " عثمان اول " انگلستان ميں طيار هوچكے تهے ' اور ممالك عثمانيه كا هر فرد انكا منتظر تها -

جنگ بلقان كے ختم هوتے هي موجوده عثماني حكومت اپني بحري ترقيات پر متوجه هوگئي تهي' كيونكه يونان سے ايك بحري معركه جنگ بلقان كے تتمه كے طور پر ابهي باقي تها' اور اولياء دولة عثمانيه متفقاً اسے بقاء بقيۂ قواے عثمانيه كيليے ناگزير سمجهتے تهے - انہوں نے خزانۂ حكومت كے افلاس كو عام پبلك كي اعانت سے دور كرنا چاها ' اور تمام ممالك عثمانيه ميں فراهمي زر اعانه كيليے با قاعده كميٹياں قائم هوگئيں - اسي كا نتيجه وہ گرانقدر ارڈر تها جو دو ڈريڈ ناٹوں كيليے انگلستان كے كارخانه كو ديا گيا' اور يونان كے اس ارڈر كو بے اثر كر ديا گيا جو وہ امريكه كو دے چكا تها -

ليكن عين اسوقت جبكه دونوں جہاز طيار هو چكے تهے ' يكايك جنگ يورپ كي آگ شعله زن هولي' اور انگلستان نے اپني جنگي ضرورتوں كي بنا پر ان دونوں جہازوں كو بحالت موجوده روك ليا -

اسكے بعد هي جرمني كے دو جہاز " گوبن " اور " بريسلا " دردانيال ميں سے گذرے جسپر دول متحده نے اعتراض كيا - يه اعتراض قانوناً بالكل صحيح تها' كيونكه دردانيال ميں سے حسب معاهدہ مسلمۂ بين الدول كولي جنگي اور محارب جہاز گذر نہيں سكتا - ليكن دولة عثمانيه نے جواب ديا كه چهه هزار پاؤنڈ ميں اس نے يه دونوں جہاز خريد ليے هيں' اور انكا نام سلطان سليم اور مدللي ركها گيا هے -

بظاهر اعلان جنگ يورپ كے بعد يه پہلا واقعه هے جسنے غالباً جرمن كو اپنے اثر كے قائم كرنے كا موقعه ديا هے - كيونكه قدرتي طور پر تركوں نے ان دو جہازوں كو بہت غنيمت سمجها هوگا ' جبكه انكے جہاز جنگ كي وجه سے رك گئے تهے اور انہيں يونان كي طرف سے خوف پيدا هوگيا تها -

ليكن اسكے بعد واقعات نے دوسري كروٹ لي اور ان دو جہازوں كے جرمن افسروں كا مسئله شروع هوگيا - دول متحده كو اعتراض تها كه اگر يه جہاز واقعي عثماني هيں تو جرمن افسروں كو انپر نه هونا چاهيے - حتى كه بالاخر اخري مرتبه باب عالي كو ايك نوٹ بهيجا گيا كه وہ جرمن افسروں كو الگ كردے -

پريس كميونك جو گورنمنٹ آف انڈيا نے شائع كيا هے ' ان نقصانات كي تشريح كرتا هے جو ان جہازوں نے بحر اسود كے برطاني تجارتي جہازوں كو پہنچاے - نيز اس سے معلوم هوتا هے كه انگلستان نے دولة عثمانيه كو اطمينان دلايا تها كه وہ تركي كے دونوں مقبوضه جہاز جنگ كے بعد واپس كرديگي -

اسكے ساتهه هي تركي كے متعلق بے شمار حالات بيان كيے گئے هيں جنسے اسكي وسيع اور عظيم الشان فوجي طياريوں كا سلسله سامنے آتا هے جو اعلان جنگ كے ساتهه هي شروع هو گيا تها - نامه نگار نيرايسٹ ' المقطم مصر ' الراى العام ' اور قسطنطنيه كي آخري ملنے والي ڈاك كے اخبارات سے بهي اسكي تصديق هوتي هے كه في الحقيقت تاريخ عثمانيه ميں ايك غير معمولي فوجي طياري كا عہد تركي پر سے گذر رها هے' اور تمام عراق و شام اور عرب و حجاز سے بلا استثنا جنگ آور جمع كيے جا رهے هيں -

اصل يه هے كه دنيا ضعف و قوت ' مہلت و فرصت ' اور تنازع للبقا كا ايك ميدان كارزار هے ' اور جنگ كے اسباب حقيقيه جسطرح هميشه اور هر حال ميں هوا كيے هيں ' ويسے هي اس جنگ كيليے بهي جمع هو گئے هيں - تركي جسقدر نمايشي عذرات اس وقت كاغذ كے صفحوں پر جمع كرديگي ' اور نيز جسقدر الزامات اسكي مخالفت ميں بيان كيے جاليگي ' ان سب كي هستي حقيقت كي نظروں ميں اتني هي هے جيسا كه هم ميں سے هر شخص سمجهتا هے' اور بہتر هے كه وهي لكها بهي جاے - دنيا ميں حكومت در اصل طاقت كي هے ' اور حق و باطل كا عملي ميدان بهي اسي كے هاتهه ميں هميشه رها هے' گونه رهنا چاهيے - نوجوان ترك اس صاف بات كو ويسا هي سمجهه سكتے هيں جيسا كه هم ميں سے هر ايك شخص كه دو جہازوں كے دينے سے جرمني تركوں

کي حامي نهيں بن جاسکتي ' اور عالمگير جنگ کي شرکت کي ذمه داري کوئي ايسا عقده نهيں هے جسکے سمجهنے کے ليے صرف همارا هي دماغ موزوں هو - پس ترک جنهوں نے اپنے تئيں اتني بڑي جنگ ميں جنگ بلقان کے بعد هي ڈالديا هے' ايسے بالاتر اسباب ضرور اپنے پاس رکهتے هونگے جنکي وجه سے انهوں نے خون اور آگ کے کهيل کو اسقدر جلد گوارا کرليا هے - يه کچهه ضرور نهيں که انکا خيال صحيح هو' مگر سچي بات يهي هے که انهوں نے جنگ يورپ کو اپنے ليے ايک عهد فرصت سمجها هے' اور جس طرح هر ضعيف وقت اور فرصت سے کام لينا چاهتا هے ' وه بهي سمجهتے هيں که کام لينگے - انکے سامنے جنگ يورپ کے بعد کے نتائج هيں اور شرکت جنگ کے خطرات - انهوں نے دوسري چيز کو گوارا کيا هے - اس انتخاب کي غلطي اور صحت کا فيصله وه خود هي کرسکتے هيں ' يا وه لوگ جو انکي طرح موقعه پر موجود هوں -

اصليت مسلمانوں کے عقيدے ميں صرف يهي هے' اور اسکے سوا جو کچهه انکي طرف سے ظاهر کيا جاتا هے اس سے انهيں کوئي تعلق نهيں - هم ميں ايک مسلمان بهي ايسا نهيں هے، جو سمجهتا هو که جنگ بلقان کے موقعه پر هلال احمر قسطنطنيه کو کچهه روپيه ديکر هم مسلمانان هند اتنے بڑے هوگئے هيں که خلافة اسلاميه عظمى کو اپنے آگے جوابده سمجهيں اور شهنشاهوں کي طرح انکے بارے ميں حکم ديں -

(۲)

ايک مستقل مسئله مسلمانان هند اور دولة عثمانيه کے تعلقات کا هے جو انسے اسي طرح تعلق رکهتا هے جس طرح ديگر حصص عالم سے -

کچهه ضروري نه تها که يه مسئله اس وقت پبلک يا گورنمنٹ کے سامنے بحث کيليے لايا جاتا - کيونکه گذشته پچاس برس کے اندر وه اسقدر واضح اور صاف هوچکا هے که دنيا کيليے اسکی ايک هي غير متزلزل حقيقت بالکل صاف هے' اور اسپر کسي مزيد اضافه کي ضرورت نهيں - قسطنطنيه اب بهي وهی قسطنطنيه هے جو يکم نومبر سے پہلے باسفورس پر آباد تها ' اور هندوستان کے مسلمان اس مقدس تخت کو جو وهاں قائم هے بالکل ويسا هي يقين کرتے هيں جيسا که برابر يقين کرتے آے هيں - جس طرح حالت امن ميں وهاں کا رشته اس تعلق کے منافي نه تها جو مسلمانان هند کو تاج برطانيه کے ساتهه هے' اسي طرح آج بهي اسکا اعتراف اسکے ليے منافي نهيں هے که ستر ملين مسلمان هندوستان کے امن دوست اور فساد دشمن شهري هوں -

تاهم افسوس هے که اُن لوگوں نے جنکے مفسدانه و شريرانه اعمال کي گورنمنٹ ذمه دار نهيں هے ' ليکن جنکي فساد پرستيوں کے نتائج سے گورنمنٹ اور ملک دونوں کو آلوده هونا پڑيگا ' بمجرد اعلان جنگ اس مسئله کو از سر نو چهيڑ ديا هے - اور نفاق و فساد کا وه شيطان لعين جو انکے اندر هميشه وقت کا منتظر رها هے' بالکل بے باک هو گيا هے - تا که گورنمنٹ کي سب سے بڑی خير خواهي کي گهڑيوں ميں اسکے ليے سب سے زياده خطر ناک مشکلات پيدا کرے :

يعد هم و يمنيهم' و ما يعدهم الشيطان الا غرورا !

چنانچه اس قسم کي بعض شرير روحيں اپنے انتهائي خبث و فساد کے آلات سے مسلح هوکر باهر نکل آئي هيں' اور بغير اسکے که گورنمنٹ کيليے کچهه بهي مفيد هو ' اور بغير اسکے که گورنمنٹ کي طرف سے ايک ادنى خواهش بهي اسکے ليے ظاهر کي گئي هو' انهوں نے اُس تپ زده مريض کي طرح جسکے دماغ پر حرارت چڑهجاے اور هذيان کيليے بالکل بے بس هو' " خلافة اسلاميه " کي بحث از سرنو چهيڑ دي هے - وه سمجهتے هيں که يه گورنمنٹ کي بهت هي بڑي وفاداري هے - ايسي وفاداري جو کسي خدا پرست و اسلام دوست مومن سے ممکن نه تهی' مگر انهوں نے اپني آخري متاع ايمان بهي اس راه ميں قربان کردي - حالانکه نه تو يه وفاداري هے اور نه هي خير خواهي : بل هي فتنة ولکن اکثر الناس لا يعلمون -

ليکن گورنمنٹ کو ياد رکهنا چاهيے که جو شخص اپنے خدا اور اپنی شريعت کا وفادار نهيں هے' وه اسکے ليے بهي کوئي سچا اور وفادار درست نهيں هو سکتا - وه صرف چند انسانوں کی حاکم نهيں هے جو اپنے دلونکي قلب ماهيت کرنے کيليے يا اصلي راه نفاق و ارتداد اختيار کرنے کيليے طيار هيں - بلکه اُن سات کروڑ مسلمانوں کي حاکم هے جنکے اعتقادات ميں تبديلي محال اور جنکے جذبات بالکل مختلف قسم کے هيں - پس يقيناً اسکے ليے صرف يهي راه عمل سچي اور اصلي هوسکتي هے که وه انکا حال معلوم کرے جو سات کروڑ هيں' نه که انکا جو حقيقي طور پر بمشکل دو سات هونگے !

موجوده حالت ميں جبکه ان اشرار و مفسدين نے ملک اور گورنمنٹ کي حقيقي مصلحتوں کو بالکل فراموش کرکے يه بحث خواه مخواه چهيڑ دي هے' تو همارے سامنے صرف دو هي راهيں هيں : يا تو اس مسئله پر ادلۂ شرعيه کے مطابق بحث کريں اور جو هفوات و ترهات اس شرذمۂ جهل و فساد نے شائع کيے هيں' انکے قلع و قمع کيليے طيار هو جائيں - يا پهر بالکل سکوت اختيار کريں -

پهلي صورت کو اگر اسوقت اختيار کرتے هيں تو لازمي طور پر يه بحث زياده پهيليگي' اور هم موجوده وقت کو کسي طرح اسکے ليے موزوں نهيں سمجهتے - ليکن ساتهه هي دوسري صورت پر بهي کوئي مومن بالله قلب راضي نهيں هو سکتا ' کيونکه جب غلط فهمي پهيلائي جاے اور بدعات و زوائد کسي مسئلۂ شرعيه کو مشتبه کرديں تو هر مسلمان پر شرعاً فرض هے که حسب علم و استطاعة تصحيح عقائد و اعلان حقائق کي کوشش کرے : و الساکت عن الحق شيطان اخرس !

ايسي حالت ميں ظاهر هے که ان ناعاقبت انديشوں نے بلا ضرورت کيسي مشکل راست باز مسلمانوں کے ليے پيدا کردي هے؟ حالانکه نه تو گورنمنٹ کو اس مسئله سے کوئي تعلق تها اور نه وه اسکے متعلق هم سے کسي تبديلي کي طالب تهي - بهر حال هم اس موقعه پر صبر اور ضبط سے کام لينگے اور صرف اصليت کے ظاهر کرنے پر اکتفا کرينگے - اگر يه فتنه نه رکا' اور ان مفسدين نے ملک کے امن و سکون پر رحم نه کهايا' تو ظاهر هے که يه مسئله وسيع هوگا اور اسکے نتائج افسوس ناک صورت ميں پهيلينگے - ليکن اسکے ذمه دار وهي چند مسلمان هونگے جو بلا ضرورت اس سوال کو زنده کر رهے هيں -

يه بندگان جهل و افساد جنهوں نے کسي طالب العلم سے " الائمة من القريش " کي حديث سيکهه لي هے' کيا اس امر سے بالکل بے خوف هوگئے هيں که بحمد الله علم شريعت ابهي زنده اور حاملان شريعت ابهي باقي هيں؟ اگر يه جمله کوئي حديث هے تو اسکے صرف يهي معني هوسکتے هيں که هميں اسکے سمجهنے کا زياده حق حاصل هے' نه که ان ملاحده و متفرنجين کو جو علوم دينيه سے اتنے هي بے خبر هيں جسقدر ايک انگلو انڈين اخبار کا ايڈيٹر ! پهر کيا يه بهتر هوگا که خلافت اسلاميه کا مسئله انهيں سمجها ديا جاے ؟

اس سے بهي زياده تعجب اُن لوگوں پر هے جو آج سلطان مخلوع (عبد الحميد) کي محبت و احترام کا پيام ليکر اٹهے هيں اور لکهتے هيں که جلالت مآب امير المومنين حضرة سلطان محمد خامس کي خلافت مسلم نهيں هے' کيونکه انهيں نوجوان ترکوں نے خليفه بنايا '

حالانکه انہیں معلوم نہیں که حسب اصول شرعیهٔ اسلامیه بہت زیاده ممکن ہے که سلطان عبد الحمید خلیفهٔ شرعی نہو' کیونکه اسلام شخصي حکمرانوں کو تسلیم نہیں کرتا اور وہ یکسر ایک جمہوری نظام حکومت ہے - تاهم جلالة ماب سلطان محمد خامس کي خلافت سے تو کسي طرح بھي انکار نہیں هو سکتا - کیونکه وہ اولین دستوری خلیفه هیں اور اجماع اهل حل و عقد اور بیعت عموم ملت و عالم اسلامی کے ساتھه خلیفه هوے هیں - بلکه کہا جا سکتا ہے که حضرات خلفاء راشدین (رضي الله عنهم) اور حضرت عمر ابن عبد العزیز کے بعد تمام تاریخ اسلامي میں اعلی حضرة سلطان المعظم سب سے پہلے اسلامی خلیفه هیں جو اسلام کے حقیقي پارلیمنٹري اصول " شوری " کے مطابق تخت مقدس خلافة اسلامیه پر متمکن هوے' اور سواے ایک شر ذمهٔ قلیلهٔ مستبدین و مخلفین کے بلا استثنا تمام عالم اسلامي نے شرقاً و غرباً انکي خلافت کا اعتراف کیا - ولا خلافة الا بالمشورہ -

بہر حال اس بارے میں همیں صرف یه ظاهر کرنا ہے که خلافت اسلامیه کا مسئله ایک علحده اور مستقل مسئله ہے' اور اسے اس موقعه پر چھیڑنا کسیطرح بھی مفید نہیں - مسلمانان هند کو ترکوں کے ساتھه جو تعلق ہے وہ بالکل قدرتي ہے' اور اس سے جو انکار کرتا ہے وہ یا منافق ہے یا مسلمان نہیں - ایک مسلمان هزار مرتبه ترکوں پر تبرا بھیجے لیکن جب تک وہ مسلمان ہے کوئي عقل بھي یه تسلیم نه کریگي که اپنے بھائیوں کی محبت سے اسکا دل خالي هوسکتا ہے -

پس گورنمنٹ کو یقین کرنا چاهیے که تمام مسلمانان هند خلافة عثمانیه کا اعتراف کرتے هیں اور اس اعتراف کیلیے شرعاً و دیناً مجبور هیں - انکا دیني عقیده ہے که جو مسلمان اپنے عہد کے خلیفه اور اولو الامر سے انکار کرے اسکی تمام صلواۃ وصیام بیکار ہے' اور وہ کسی طرح بھی مسلمان نہیں رہسکتا - ایسا هونا کوئي عمده بات هو یا نہو' لیکن تمام مسلمان ایسا یقین رکھتے هیں' اور اسکے خلاف کوشش کرنا' یا حضرة خلیفة المسلمین کی شان میں نا مناسب الفاظ لکھنا' یا ترکوں کو برابر گالیاں دیتے رهنا' اُن کے دلوں کو سخت زخمي کرتا ہے اور گو وہ کچھه نه بولیں لیکن ایک پر خطر اثر انکے دل میں پرورش پانے کیلیے پیدا هوجاتا ہے -

اگر خیر خواهی کے معنی وهي هیں جو سمجھے جاتے هیں' اور سچائي اسي چیز کو کہا جاسکتا ہے جو سچي هو' اور مشوره دینے کیلیے امانت شرط ہے' تو هم گورنمنٹ کو مشوره دینگے که وہ اپنے اثر کو خطره سے پہلے کام میں لاے' اور ان لوگوں کو پوري طرح روکے جو خلافت اسلامیه کا سوال پیدا کرکے عام مسلمانوں کے اندر تولید اضطراب کے باعث بننے والے هیں -

(۳)

ان دو مسئلوں کے بعد تیسرا مسئله هندوستان کے مسلمانوں کي داخلي حالت کا ہے -

یه مسئله بھي بالکل صاف ہے اور اسے گذشته مسائل سے کوئي تعلق نہیں - اسکا موضوع صرف یه ہے که مسلمانوں کي جو عظیم الشان تعداد هندوستان میں رهتي ہے اور تاج برطانیه کے ماتحت ہے' کیا اس نئے واقعه کي وجه سے وہ امن و سکون کي قدرتي حقیقتوں کو اپنے لیے متغیر پالیگي ؟

اسکا جواب ایک هی ہے اور صرف ایک هي - یعنی " نہیں جنگ کے اسباب خواه کچھه هي هوں' اور مسلمان به حیثیت مسلمان هونے کے اپنے دیني اعتقادات کے اندر خواه کوئی اعتقاد بھي رکھتے هوں' لیکن کوئي وجه نہیں که هندوستان کے امن و سکون اور اسکي سرزمین کو هر طرح کے فساد سے محفوظ رکھنے میں انکي نسبت ذرا بھي شبه کیا جاے - وہ نماز پڑھتے هیں اور گورنمنٹ کے وفادار هیں' روزه رکھتے هیں اور گورنمنٹ انپر اعتماد رکھتی ہے' حج کو جاتے هیں اور انکے امن درست شہري هونے میں کوئي شبه نہیں کیا جاتا - پس ٹھیک اسي طرح انکا ایک مذهبي اعتقاد خلافت کے متعلق بھی ہے اور وہ قدرتي و دیني علائق تمام عالم اسلامي سے رکھتے هیں' اگر متذکرہ صدر اعمال دیني و اعتقادات مذهبي انکے امن درست هونے کے منافی نہیں تو یه داخلي اعتقاد و تعلق بھي منافی نہیں هوسکتا -

هندوستان ایک ملک ہے جہاں مسلمان رهتے هیں' اسکي عمارتوں کے اندر انکي عورتیں هیں' اور اسکي گلیوں اور میدانوں میں انکے بچے کھیلتے هیں - پس کیا ایک منٹ اور ایک لمحه کے لیے بھي کوئي ذي عقل اس امر کو تسلیم کر سکتا ہے که مسلمان هندوستان کے امن کے دشمن هو جائینگے کیونکه ترکي اور انگلستان میں جنگ هوگئي ؟

اگر هندوستان کا امن گورنمنٹ کو اسلیے مطلوب ہے که اسکي حکومت ہے - تو هر مسلمان کو اسلیے مطلوب تر ہے که اسکا اور اسکے اهل و عیال کا امن اسي سر زمین کي امنیت پر منحصر ہے -

پس جنگ یورپ کے اس نئے تغیر سے مسلمانان هند کي امن خواهي' وفاداري' اور قابل اعتماد سکون پر کسی طرح بھی اثر نہیں پڑ سکتا - وہ مسلمان هیں اور " مسلمان " هونا ایک حقیقت ہے جو هر حال میں امن کی حامي اور شر و فساد کي دشمن ہے - وہ پہلي نومبر سے پہلے جسطرح گورنمنٹ کے اعتماد کے مستحق تھے' یقیناً اب بھي ویسے هي مستحق هیں - یورپ کی جنگ کا نقشه بدلا ہے نه که انکے امن و سکون کا نقشه - هم کو اس بارے میں اسقدر وثوق ہے که هم تمام مسلمانان هند کي طرف سے یقین دلا سکتے هیں' اور هم سمجھتے هیں که اس بر اعظم میں اس وقت ایک مسلمان بھي ایسا نہوگا جو ملک میں شر و فساد پیدا کرنے کا ایک لمحه کیلیے بھي خیال کرتا هو -

(خلاصه مطالب)

یه ضروری مطالب هیں جو اپنی عادت تحریر کے خلاف هم نے صاف صاف مختصر طریقه سے ظاهر کردیے تا که جلد سے جلد انکا اثر حاصل کیا جا سکے - آج اس شخص سے بڑھکر کوئي شخص ملک اور گورنمنٹ کا دشمن نہیں هوسکتا جو ان تین مسئلوں میں بیجا طور پر خلط مبحث کرتا ہے' اور انکے مستقل احکام کو ایک دوسرے کیلیے لازم و ملزوم سمجھتا ہے -

هندوستان اور پرو جرمنزم

افسوس ہے که شئون اسلامیه کا مضمون بہت طویل هوگیا اور لیڈنگ آرٹیکل کا جسقدر حصه کمپوز شده باقي تھا اسکے لیے جگه نه رهی - اب اسکے سوا چاره نہیں که آئنده اشاعت تک قارئین کرام انتظار فرمالیں -

کامریڈ کي ضمانت کي ضبطي اور مسئله خطابات مساجد و حفاظت اماکن مقدسه کے متعلق سرکاري اعلانات بھي اهم عنوانات تھے جن پر اس هفته ضروري بحث کرني تھي لیکن افسوس که گنجائش نے جواب دیدیا - کامریڈ کو زنده رکھنا مسلمانوں کا اولین فرض ہے -

Printed and published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical prtg. and publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

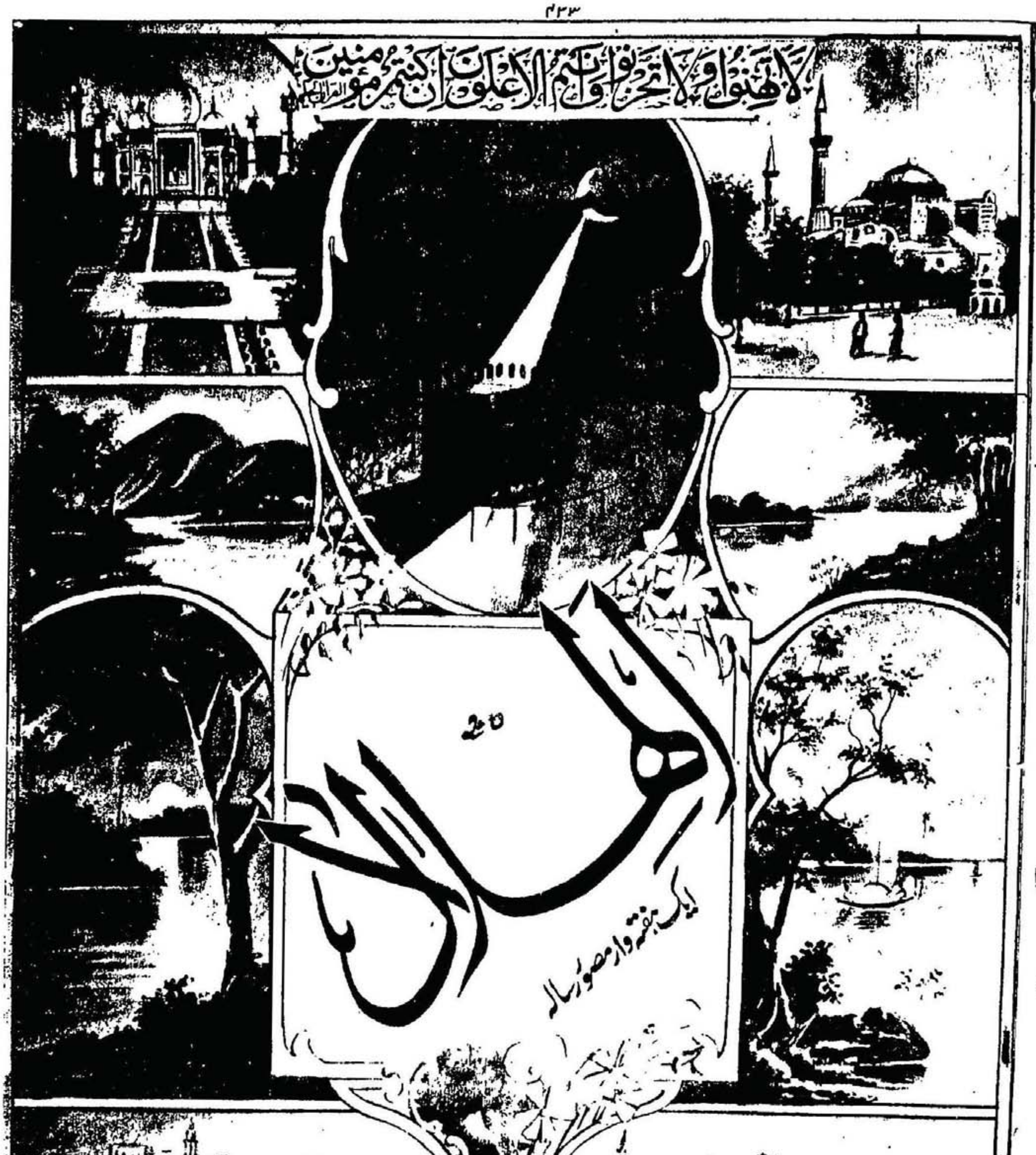
لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین
القرآن الحکیم
الہلال
ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت ۴ - آنہ